1099

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،18-اکتوبر2010

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2010(مسودہ قانون نمبر21بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب مصدرہ2010، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نےاس کے بارے میں سفارش کی ہے، کوفی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)مقامی حکومت پنجاب مصدرہ2010منظور کیا جائے۔

2۔ ضروری اشیاء کی مہنگائی پر عام بحث جاری رہے گی اور بعدازاں اس کا اختتام کیا جائے گا۔

1101

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

سوموار،18-اکتوبر2010

(یوم الاثنین،9-ذیقعد1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

أَوَلَمْ يَسِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ
فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ
يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ
وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾
وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

سُوْرَۃُ فَاطِر آیات44 تا45
سُوْرَۃُ العصر آیات1 تا3

کیاانہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے تھے اُن کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے وہ علم والا (اور) قدرت والا ہےo اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو رُوئے زمین پر ایک چلنے پھرنے

والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ اُن کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے، سو جب اُن کا وقت آ جائے گا تو (اُن کے اعمال کا بدلہ دے گا) اللہ تو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے o

عصر کی قسم o کہ انسان خسارے میں ہے o مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے o

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

درِ نبی پر جبیں ہماری جُھکی ہوئی ہے جُھکی رہے گی
ہمارے سینے سے سنہری جالی لگی ہوئی ہے لگی رہے گی
خدا ہے ذاکر میرے نبی کا کبھی نہ یہ ذکر ختم ہوگا
ازل سے میرے نبی کی محفل سجی ہوئی ہے سجی رہے گی
میرے لبوں پر نبی کی نعتیں نبی کے لطف وکرم کی باتیں
کرم سے اُن کے ہی بات میری بنی ہوئی ہے بنی رہے گی
چلو ری سکھیو نبی کے در پر بڑا سخی ہے وہ غریب پرور
مدینے والے کی دھوم گھر گھر مچی ہوئی ہے مچی رہے گی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں آپ وقفہ سوالات کے بعد اپنا point of order اٹھا لیجئے گا۔ جی، اب House نے کہہ دیا ہے تو میں آپ کو وقت دے دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جیو، دنیا اور وقت چینلز کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف جھوٹی خبر کا نشر کرنا

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات آپ کی وساطت سے اس House کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ میں نے جب سے وہ معرکۃ الآراء تحریک پیش کی تھی اس کے بعد مجھے ہر لحاظ سے personal vendetta کی بنیاد پر humiliation کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس House کے custodian ہیں اگر آج ہم یہاں elect ہو کر آئے ہیں تو ہمارے پیچھے عوام کے نوے نوے ہزار ووٹوں کی طاقت ہے اور ہم یہاں پر پانچ لاکھ عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے آئے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ میڈیا والے ہمارے بھائی ہیں لیکن 13-اکتوبر کو میرے خلاف "جیو"، "دنیا" اور "وقت" چینلز پر صبح 9:30 پر ایک ticker چلا جس میں یہ کہا گیا کہ ہائیکورٹ میں جعلی ڈگری کی بنیاد پر ثناء اللہ مستی خیل کو کورٹ نے اشتہاری قرار دے دیا ہے، میں آپ کی وساطت سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر کورٹ میری ڈگری جعلی قرار دے گی تو خدا کی قسم میں MPA ship نہیں، سیاست چھوڑ دوں گا اور میں آپ سے یہ کہوں گا کہ مجھے پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم آپ کی ایسی بات نہیں سنتے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ مجھے کسی honourable Court نے طلب نہیں کیا، میرے یہاں پر تحریک پیش کرنے کے بعد میرے خلاف وہاں پر writ file کی گئی اس میں تین پیشیاں پڑی ہیں۔ ایک 10-09-07، دوسری 10-09-20 اور تیسری 10-10-13، جس میں کونسل نے خود seek adjournment کی ہے اور مجھے ابھی تک call بھی نہیں کیا گیا اور میں court sheet اور اپنے خلاف کی گئی writ بھی ساتھ لایا ہوں اس میں لکھتے ہیں:

Mr. Muhammad Zafar, advocate, seek for adjournment on account of his illness, re-list after four weeks.

جناب سپیکر! ان کا وکیل خود کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں میں پیش نہیں ہو سکتا اور اس کو four weeks کے بعد re-list کیا جائے۔ ان تین چینلز پر میرے خلاف ticker چلا ہے کہ ثناء اللہ مستی خیل کو عدالت نے اشتہاری قرار دیا ہے میں 5 فٹ 8 انچ کا آدمی کھڑا ہوں، اللہ کا شکر ہے 90kg میرا weight ہے میں اشتہاری کیسے ہو سکتا ہوں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے میری بہت بڑی insult ہوئی ہے لیکن پھر بھی آپ نے اور اس پورے House نے ہمارے honourable colleagues اور میڈیا کے honourable دوستوں کی ایک کمیٹی بنائی تھی کہ اگر اس قسم کی کوئی خبر آئے گی تو وہ اس کمیٹی میں پیش کریں گے میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ رانا ثناء اللہ صاحب کو حکم دیں کہ وہ کمیٹی کو call کریں اور جن کے خلاف میں نے بات کی ہے ان صحافیوں کو بلایا جائے اور یہ بتایا جائے کہ کورٹ شیٹ میں مجھے call نہیں کیا گیا تو انہوں نے کیسے ticker چلا دیا؟ اس کے بعد میں اپنا استحقاق بھی محفوظ رکھتا ہوں کہ میں دعویٰ کروں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کا یہ معاملہ میڈیا سے متعلق بنی ہوئی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! اس کی رپورٹ کب آئے گی؟

جناب سپیکر: یہ fortnight میں اس کی رپورٹ ہمیں دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بسرا صاحب!

تعزیت

کراچی میں جمہوریت کے لئے شہید ہونے والوں

اور محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے لئے دعائے مغفرت

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 18-اکتوبر کو شہید قائد محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جب کراچی تشریف لائی تھیں تو وہاں دھماکے ہوئے تھے جن میں بہت سارے لوگ شہید ہو گئے اور بہت سارے لوگ زخمی ہوئے۔ وہ لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کے لئے شہید نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے جمہوریت کے لئے شہادت قبول کی۔ آج ان شہیدوں کی وجہ سے پاکستان میں جمہوریت ہے۔ شہید قائد محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے شہادت دی۔ ان کے علاوہ بہت سارے لوگ شہید ہوئے۔ میری یہ درخواست ہے کہ ان لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کروائی جائے۔ اس طرح ہم ان شہیدوں کو خراج تحسین پیش کر سکتے ہیں جو جمہوریت کے شہید ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر کراچی میں بم دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! آپ نے fortnight کہا ہے۔ چودہ دن زیادہ ہیں، میری یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے کوئی دو تین دن رکھ دیں کیونکہ اجلاس ختم ہو جائے گا۔ اس طرح عزت دار کی پگڑی اچھلتی رہے گی تو یہ پگڑی آپ کی پگڑی ہے اور اس ہاؤس کی پگڑی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی لاء منسٹر صاحب ادھر نہیں ہیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! آپ دو تین دن رکھیں۔ چودہ دن زیادہ ہیں۔ کون جئے گا، کون مرے گا؟ جب تک لاء منسٹر صاحب نہیں آتے، اس وقت تک اس معاملے کو pending کر دیں۔

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جب لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو ہم اس پر دوبارہ بات کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔ وقفہ سوالات 5 بج کر 2 منٹ پر شروع ہوتا ہے اور 6 بج کر 2 منٹ پر ختم ہو گا۔ پہلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: On her behalf Question No. 1135 (معزز خاتون ممبر نے ڈاکٹر سامیہ امجد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر میں جنگلات کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1135: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر میں کتنے رقبہ پر کس کس جگہ جنگلات ہیں جنگل کتنے کتنے ایکڑ پر ہے اوران میں کس کس قسم کے درخت لگے ہوئے ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سال میں آج تک ان جنگلات سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدنی ہوئی ہے اور ان پر حکومت کی طرف سے ہر سال کتنا خرچ کیا گیا آمدن اور خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) 2003 سے آج تک ان جنگلوں سے سالانہ کتنی لکڑی فروخت کی گئی ہے نیز یہ لکڑی کن کن افسران کی زیر نگرانی فروخت کی گئی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا یہ لکڑی فروخت کرنے سے قبل ان کی فروخت کے سلسلہ میں اشتہار اخبار میں مشتہر ہوا اگر ہاں توان اخبارات کے نام، تاریخ اور نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس لکڑی کی نیلامی میں جن جن پارٹیوں نے حصہ لیا، ان کے نام، پتا جات اور نیلامی کے سلسلہ میں بولی کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ان جنگلات میں کہاں کہاں ڈپو اور بلاک ہیں، ان کی تفصیل جنگل وار بیان کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف)

ضلع	فارسٹ ڈویژن	نام جنگل	رقبہ (ایکڑ)	قسم درخت
بہاولپور	بہاولپور	بہاولپور	1223.36	شیشم، کیکر، سفیدہ وغیرہ
		شاہی والا	944.00	شیشم، کیکر اور سفیدہ وغیرہ
بہاولنگر	بہاولنگر	دودھلاں	714.00	کیکر، جنڈ وغیرہ
رحیم یار خان	رحیم یار خان	عباسیہ	4420.00	شیشم، کیکر اور سفیدہ وغیرہ
		عباسیہ ایکسٹینشن	2050.00	شیشم، کیکر اور سفیدہ وغیرہ
		1L/ عباسیہ	1671.00	شیشم، کیکر اور سفیدہ وغیرہ
		قاسم والا	3000.00	شیشم، کیکر اور سفیدہ وغیرہ
		ولہار	4200.00	شیشم، کیکر اور سفیدہ وغیرہ
بہاولپور	لال سوہانرا	لال سوہانرا	18429.92	شیشم، کیکر اور سفیدہ وغیرہ

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و)

ضلع	ڈویژن	نام بلاک / ڈپو	نام سیل ڈپو
بہاولپور	بہاولپور	بلاک نمبر 1 احمد پور روڈ	بہاولپور سیل ڈپو
رحیم یار خان	رحیم یار خان	بلاک نمبر 5 سیل ڈپو، لیاقت پور	سیل ڈپو لیاقت پور
بہاولپور	لال سوہانرا	بلاک نمبر 4 سیل ڈپو، حاصل پور روڈ، لال سوہانرا	سیل ڈپو، لال سوہانرا

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جانو والہ کا علاقہ بھی بہاولپور میں آتا ہے اور اسی سوالات کی کاپی کے صفحہ نمبر 23 پر بتایا گیا ہے کہ جانو والہ کا رقبہ تقریباً دس ہزار ایکڑ ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس پورے علاقے میں اب تک کوئی بھی شجرکاری نہیں کی گئی تو میری یہ درخواست ہو گی کہ وزیر صاحب فرمادیں کہ اب تک یہ علاقہ بنجر کیوں پڑا ہوا ہے اور کب یہاں شجرکاری کی جائے گی؟

جناب سپیکر: جب آگے سوال آئے گا تو اس کا جواب لے لیا جائے گا۔ آپ اس سوال کے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ نے یہی سوال پوچھا ہے اور میں اس سے متعلق ضمنی سوال پوچھ رہی ہوں کہ بہاولپور کے جنگلات کی پوری تفصیل بتا دی گئی ہے۔یہی سوال آگے جا کر repeat ہو رہا ہے تو میرے خیال میں متعلقہ وزیر صاحب پوری تیاری کر کے آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جانووالہ کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! ان کا ضمنی سوال اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔یہ اگلے کسی سوال سے متعلق پوچھ رہی ہیں اور صفحہ نمبر 23 کا بتا رہی ہیں۔یہ irrelevant question کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات تو ٹھیک ہے لیکن وہ اس ضلع کے بارے میں سوال کر رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! جب وہ سوال آئے گا تو اس وقت ضمنی سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ضلع کے بارے میں تفصیل پوچھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! ضلع کے بارے میں ساری تفصیل اس میں لکھی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ جس کا یہ پوچھ رہی ہیں یہ چولستان کا رقبہ ہے، وہ سارا صحرا ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! جانووالہ بھی بہاولپور کے اندر ہی آتا ہے۔

جناب سپیکر: جب ہم اس سوال پر آئیں گے تو آپ ضرور پوچھیں۔ محترمہ! شاید آپ میری بات کو سمجھ نہیں رہیں؟

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! اگر ان کو اس سوال کا جواب نہیں آتا تو میں دوسرا ضمنی سوال پوچھ لیتی ہوں، یہ بتا دیں کہ لال سوہانرا کی زمین میں سے کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے اور حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: اس بارے میں بھی میرے خیال میں سوال کا جواب اس کاپی میں کہیں موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! انہوں نے جو پہلا سوال پوچھا ہے تو وہ رقبہ چولستان کا ہے، وہاں پر پہلے ہی جنگل میں پودے اُگے ہوئے ہیں۔ وہاں نئی شجرکاری نہیں ہو سکتی کیونکہ پہلے ہی سے ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! عرب ممالک میں اتنے وسیع صحراؤں میں اگر شجرکاری ہو سکتی ہے تو بہاولپور کی زمین میں کیوں نہیں ہو سکتی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! وہاں جنگلی پودے اگ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ نے لال سوہانرا کے بارے میں بھی پوچھا ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! یہ کسی بھی بات کا جواب نہیں دے رہے۔ میں نے بہاولپور کے جنگل کے بارے میں ہی ضمنی سوال پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! ناجائز قابضین کے حوالے سے جو سوال پوچھا گیا ہے تو250ایکڑ رقبہ رینجرز کے قبضہ میں ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! کیا رینجرز والے کسی قسم کا کرایہ حکومت پنجاب کو دیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! محکمہ نے ریونیو بورڈ اور کمشنر بہاولپور کو خط لکھا ہوا ہے اور ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارا رقبہ واپس کر دیں لیکن آگے ابھی کوئی بات نہیں چلی۔

جناب سپیکر: جی، ہندلی صاحب!

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو جواب آیا ہے کہ بہاولپور اور رحیم یار خان میں اتنا جنگل ہے اور اس میں شیشم، کیکر اور سفیدہ کے درخت ہیں تو اس میں میری درخواست یہ ہے کہ سفیدہ درختوں سے متعلق تحقیق ہو چکی ہے کہ یہ درخت سو فٹ تک پانی کو نقصان پہنچا رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تجاویز علیحدہ دیں۔ یہ درست بات نہیں ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔ جی، اعجاز صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! جز (الف) سے لے کر جز (د) تک کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ اب یہ وہ substantial questions ہیں جن کے جواب کے لئے اس معزز ہاؤس کو واقف ہونا چاہئے اور آپ جانتے ہیں کہ ایوان کی میز پر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے سامنے ہو لیکن وہ ہمارے سامنے نہیں ہیں وہ سیکرٹریٹ کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: کیا کسی نے آپ کو دیکھنے سے منع کیا ہے؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! کیا arrangements ہیں کہ ہم ان کو consult کر سکیں؟ اس پر رولنگ آنی چاہئے کہ اس قسم کے سوالات کا جواب شامل ہو گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا سوال نہیں بنتا۔ اعجاز صاحب آپ تشریف رکھیں اور اس کو پڑھ لیں۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کا حق مارا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایسی بات جنوبی پنجاب اور شمالی پنجاب کی مت کیا کریں۔ پلیز تشریف رکھیں اور ایسا نہ کیا کریں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت لال سوہانرا پارک میں گرے ہوئے درختوں کی خشک لکڑی کروڑوں روپے کی تعداد میں پڑی ہوئی ہے لیکن اس کو حکومت اٹھانے کا کوئی ارادہ نہیں کر رہی اور اب اس لکڑی کو سی وی لگ رہی ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں کیونکہ وہاں کروڑوں روپے کی لکڑی ضائع ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا لال سوہانرا پارک میں لکڑی پڑی ہوئی ہے؟

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! آپ visit کروائیں اور جا کر دیکھیں تو پتا چلے گا کہ اگر اس سوکھی لکڑی کو فروخت کیا جائے تو وہ کروڑوں روپے کی بنتی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ہمارے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کی بات سن لی ہے اور دو سوال انہوں نے کر لئے ہیں، اس کے بعد اجازت نہیں دوں گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا جواب تو دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اس کے لئے جلد auction کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! اتنی دیر تک تو وہ لکڑی ضائع ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): وہ ضائع نہیں ہوتی اور ٹائم پر auction ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جب ان کے notice میں یہ بات آئی ہے تو اسی وقت انہوں نے کہہ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! یہ میرے notice میں ہے اور انشاء اللہ یہ لکڑی بالکل ضائع نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال نمبر 2502 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں مرغابی اور تیتر کا شکار کرنے کی شرائط و دیگر تفصیلات

*2502: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں مرغابی اور تیتر کے شکار پر سال میں کن کن مہینوں میں پابندی لگائی جاتی ہے؟

(ب) مرغابی اور تیتر کے شکار کی اجازت کے لئے کن کن شرائط کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مرغابی اور تیتر کے شکار پر پابندی کے باوجود اہم سیاسی اور غیر ملکی شخصیات کو شکار کرنے کی چھوٹ دے دی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف) پنجاب میں مرغابی کے شکار پر 16-فروری سے 14-اکتوبر تک اور تیتر کے شکار پر 16-فروری سے 14-نومبر تک پابندی لگائی جاتی ہے تاہم اس سال ہر قسم کے شکار پر 26-جنوری 2009 سے پابندی عائد کر دی ہے۔

(ب) مرغابی اور تیتر کے شکار کی اجازت کے لئے موسمی حالات اور پرندوں کی تعداد کا خیال رکھا جاتا ہے۔

(ج) جی نہیں۔ مجوزہ قوانین کا اطلاق ملکی و غیر ملکی شخصیات پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شکار کا اجازت نامہ کس کی صوابدید پر ہوتا ہے اور وہ اجازت نامہ کون دیتا ہے نیز جو لوگ غیر قانونی شکار کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کہہ رہی ہیں کہ شکار کا لائسنس کون جاری کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! ڈی جی وائلڈ لائف یا محکمہ کرتا ہے لیکن ابھی اس پر ban ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے لیکن محترمہ کہہ رہی ہیں کہ جو لوگ اس کی violation کرتے ہیں ان کے لئے کیا سزا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! قانون کے حساب سے کارروائی کی جاتی ہے، violation کی صورت میں ان کو قید کی سزا بھی دی جاتی ہے اور جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس کا تو پتا ہے کہ پکڑ کر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کتنا جرمانہ یا کتنی سزا ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! تمام جرائم کی ایک سزا تو نہیں ہوتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! جرم کے حساب سے ہی سزا ہوتی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! غیر قانونی شکاروں میں کس قسم کے جرائم شامل ہیں مثلاً پرندوں کے غیر قانونی شکار میں جو لوگ پکڑے جاتے ہیں ان کو کون سی اور کتنی سزا یا زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا جرمانہ کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ جرمانہ زیادہ سے زیادہ اور کم از کم کتنا ہو سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ fresh question نہیں بنتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! میں ان کو detail معلوم کرکے بتادوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اس حوالے سے پورا ایک code of procedure ہے جو معلوم کرکے میں ان کو سب بتادوں گا کہ کتنے جرمانے ہوتے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا تو بالکل عام سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ بعد میں نہیں، ابھی بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! پتا کرکے ہی بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے جو کہنا چاہتے ہیں انہیں بتائیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ان کا جواب ہی ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! انہوں نے شوٹنگ لائسنس کی فیس پوچھی ہے جو 2000 ہے اور تیتر کی 2500 ہے۔ اس حوالے سے مختلف فیسیں ہیں لیکن ابھی تو ممنوع ہے۔ اگر کوئی شکار کرتا ہے تو وائلڈ لائف ایکٹ کے تحت سزا ہو سکتی ہے۔ دراصل سزا کی مدت کا مجھے ابھی علم نہیں ہے میں پتا کرکے کل بتادوں گا۔

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ کتنی سزا ہو سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! مجھے ابھی پتا نہیں ہے میں پتا کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بڑے افسوس کی بات ہے بہر حال اب آپ کی جان چھڑاتے ہیں۔ میرے خیال میں جو چیزیں code میں شامل ہوں ان کا جواب دینا کوئی ضروری نہیں ہوتا۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر! یہ سوال30-دسمبر2008 کو کیا گیا تھا جس کا جواب29-جنوری2009 کو آیا اور اس کے 9مہینے بعد یہ اسمبلی میں پیش ہو رہا ہے۔اس کے جز(ب) پر غور فرمائیے گا کہ "مرغابی اور تیتر کے شکار کی اجازت کے لئے کن کن شرائط کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔"اس کا جواب دیا گیا ہے کہ "مرغابی اور تیتر کے شکار کی اجازت کے لئے موسمی حالات اور پرندوں کی تعداد کا خیال رکھا جاتا ہے۔" محکمہ اور پارلیمانی سیکرٹری اس ہاؤس کو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم لوگ ان پڑھ ہیں؟ Why are they wasting our time... کیا یہ شرائط کا جواب ہے؟ شرائط یہ ہوتی ہیں کہ gazetted holidays ہوں، اسلحہ کا لائسنس ہو، repeater gun استعمال نہ کی جائے اور dog کے لائسنس ہوں۔ ابھی خود اندازہ لگائیں کہ یہ محکمے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اس august House کو کتنا serious لیتے ہیں؟ میرا آپ سے یہ سوال ہے اور پہلے بھی کرتے رہے ہیں کہ جتنے بھی محکمے اور بیوروکریسی ہے They are not taking seriously this House. Please do something sir ورنہ آپ وقفہ سوالات ختم کر دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا کوئی ضمنی سوال نہیں بنا۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس کا جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا غلط جواب نہیں ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر! ایک تو سوال کا جواب پونے دو سال بعد ہاؤس میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: حضرت! پونے دو سال بعد باری آئے گی تو پھر ہی وہ جواب دیں گے۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر! کم از کم یہ سوال کا جواب تو ٹھیک دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے اپنی طرف سے ٹھیک جواب دیا ہے۔ اگر غلط ہے تو بتائیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہوں نے جواب موسمی حالات کا دیا ہے۔ وضاحت تو یہ کرنی چاہئے کہ کون سے موسمی حالات میں اجازت دی جا سکتی ہے اور کون سے موسمی حالات میں نہیں دی جا سکتی؟ موسمی حالات کہہ دینے سے تو جواب پورا نہیں ہوتا۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ پرندوں کی تعداد کے مطابق ہم اجازت دیتے ہیں۔ انہیں یہ بتانا چاہئے تھا کہ پرندوں کی اتنی تعداد ہو تو ہم اجازت نہیں دیتے اور اس سے زیادہ اتنی تعداد ہو تو اجازت دے دیتے ہیں یا کم پر اجازت دیتے ہیں اور زیادہ پر نہیں دیتے۔ جز (ب) کا جواب اصل میں دیا ہی نہیں گیا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش ہے کہ ان دو باتوں کا جواب دیں کہ کس موسم میں اجازت ہے اور کس میں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کو اس بات کا پتا ہے کہ جس موسم میں تیتر انڈے بچے دیتے ہیں اس موسم میں یہ شکار منع ہوتا ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر ہمیں اس کا علم ہو تو ہم ان سے یہاں کیوں پوچھیں، ہم یہی تو پوچھ رہے ہیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ وضاحت کریں کہ کس موسم میں اجازت ہے اور کس میں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا کیا جواب دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! پرندوں کی نقل مکانی کے موسم کے وقت اجازت نہیں دی جا سکتی اور یہی ان کو سمجھایا گیا ہے اور اس کی ہم نے تاریخ بھی لکھی ہے۔ موسم کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب تاریخ نہ لکھی جائے۔ ہر بندے کو پتا ہے کہ جنوری سے مارچ تک کون سا موسم ہوتا ہے، جون سے اکتوبر تک کون سا ہوتا ہے اور دسمبر کو کون سا موسم ہوتا ہے؟ ہم نے اس کا بالکل سیدھا سا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں تیتر کا شکار تو ویسے بھی بند ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر اس ہاؤس میں ایک بات پوچھی جائے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ کہیں کہ اس کا ہر بندے کو پتا ہے، کیا یہ جواب sufficient ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ موسم کا سب کو پتا ہے۔

جناب سپیکر: موسم کا سب کو پتا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! میں انہیں دوبارہ جواب پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہیں یہاں پر یہ logic بھی بتانی چاہئے کہ فلاں موسم میں اگر محکمہ شکار کرنے کی اجازت دیتا ہے تو کیوں اور اگر فلاں موسم میں شکار کی اجازت نہیں دیتا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پیر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! سوال میں تو یہ پوچھا نہیں گیا کہ ہمیں یہ logic بتائی جائے۔ سوال کا ہو بہو صحیح جواب دیا گیا ہے اور اس میں باقاعدہ تاریخیں بھی درج ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عموماً season کی dates اس لئے دی جاتی ہیں کیونکہ ایک period آتا ہے جس میں بچے اور انڈے دیئے جاتے ہیں لیکن مرغابی کی تو ہمارے ملک میں breeding ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے انڈے ہوتے ہیں کیونکہ یہ تو دو تین ماہ کے لئے migration کر کے یہاں آتی ہے اور پھر واپس چلی جاتی ہے تو دی گئیں dates میں اگر اس ایوان کی تسلی کے لئے یہ صرف تھوڑی سی وضاحت فرما دیتے کہ یہ dates ہیں چونکہ یہاں particular تیتر اور مرغابی کے بارے میں سوال ہے اور یہ سوال overall شکار کے بارے میں نہیں ہے اور جب particular question ہو گا تو اس کا جواب بھی اسی انداز میں دیا جائے گا جس انداز میں سوال کیا

جائے گا تو میری آپ سے یہ request ہے کہ آپ direction ضرور دیں کہ جو سوال جس نوعیت کا ہو اسی کے مطابق جواب دینا چاہئے تاکہ معزز ممبر کا اس ایوان میں سوال کرنے کا مقصد پورا ہو۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ موسمی حالات اور پرندوں کی تعداد کا خیال رکھا جاتا ہے اور اس کی بناء پر اجازت دی جاتی ہے تو اجازت کا پتا کیسے چلتا ہے، کیا اس کی تشہیر اخبار میں کی جاتی ہے یا شکار کرنے والوں کو کیسے اطلاع ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جسے ضرورت ہو وہ خود approach کرتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اخبارات میں تشہیر کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3263 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چڑیا گھر لاہور میں خریدے گئے جانور و دیگر تفصیلات

*3263: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چڑیا گھر لاہور میں یکم جنوری 2009 کے دوران کتنے جانور خریدے گئے؟

(ب) متذکرہ عرصہ کے دوران خریدے گئے جانوروں کے نام ان کی قیمت اور کہاں سے خریدے گئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف) جنوری 2009 کے دوران کوئی جانور نہ خریدا گیا ہے۔ چڑیا گھر میں جانوروں کے اضافہ کی تجویز زیر غور ہے۔

(ب) جانور نہ خریدے گئے ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جز(الف) میں چڑیا گھر میں جانوروں کے اضافے کی تجویز زیر غور ہے تو اس سوال کا جواب موصول ہوئے پورا ایک سال ہو چکا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جانوروں کی زیر غور تجویز کہاں تک پہنچی ہے اور کیا جانوروں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، جانوروں کی حفاظت اور افزائش کے لئے کیا اقدامات کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: پانچ چھ سوال ایک ہی دفعہ آپ نے کر دیئے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ دوبارہ تو سوال کرنے ہی نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: آپ particular ایک سوال کر کے اس کا جواب پوچھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! چڑیا گھر ابھی تک زیر مرمت ہے اور فی الحال کوئی ایسی تجویز نہیں ہے کہ مرمت کا کام مکمل ہونے کے بعد جانوروں کی تعداد بڑھائی جائے گی۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آئی کیا جواب دیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں پوچھا ہے کہ چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کو بڑھانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے تو میں نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ لاہور چڑیا گھر میں اس وقت مرمت کا کام ہو رہا ہے جس کے بعد جانوروں کو بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے تو یہ سوال ہی نہیں کیا بلکہ یہ تو ان کا جواب ہے کہ تجویز زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: جانوروں کے اضافے کی تجویز زیر غور ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ تو ان کا اپنا جواب ہے اور میں نے یہ بات پوچھی ہی نہیں۔

جناب سپیکر: جی، پیر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اس وقت تو کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے بلکہ وہاں پر تو اس وقت مرمت کا کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ہو رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! وہاں پر construction کا کام ہو رہا ہے اس لئے کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! آپ نے لکھا ہے کہ تجویز زیر غور ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ زیر غور ہے اور مرمت کے بعد اس کو شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مرمت کے بعد؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جی، جناب!

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرے سوالوں کا حشر دیکھ لیں کیا حال ہوتا ہے اور مجھے کوئی proper جواب ملتا ہی نہیں ہے تو اب اس کا کیا جواب ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے اور آپ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا جواب دیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ وہ زیر مرمت ہے اور جانوروں کی تعداد بڑھانے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ تو ایک سال سے زیر غور ہے، یہی جواب دے دیں کہ اور کتنے سال زیر غور رہے گا؟

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! یہ تو 2006 سے مرمت کا کام ہو رہا ہے اور پتا نہیں کب تک جاری رہے گا؟

جناب سپیکر: جی، پیر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اس مالی سال میں 30۔جون تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! وہاں مرمت کا کام ہو جائے گا یا جانوروں کی تعداد میں اضافے کا کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پیر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! وہاں پر مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا اور پھر اگلے مالی سال میں جانوروں کے لئے پیسے رکھے جائیں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جانوروں کی خرید میں tendering internationally ہوتی ہے اور جانوروں کو خریدنے کے لئے کیا criteria ہے اور ٹینڈر کس طرح دیئے جاتے ہیں اور جانور کیسے خریدے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: کون سے جانوروں کے خریدنے کا criteria پوچھا ہے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سارے جانوروں کے بارے میں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ہر جانور کا علیحدہ criteria ہو گا۔ جی، پیر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! جانوروں اور پرندوں کی خریداری کے لئے باقاعدہ طور پر اخبار میں اشتہار دیئے جاتے ہیں اور پھر اس کے بعد حصہ لینے والی فرم کے rates کو local & international مارکیٹ سے موازنہ کرنے کے بعد متعلقہ فرم کا case ZMC میں شامل کر کے چیئرمین سے منظوری حاصل کرنے کے بعد فرم کو supply order دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آئندہ اتنا لمبا جواب پڑھا نہیں جائے گا اور آپ نے جواب دینا ہے تو طریقے سے دیں۔

رائے محمد شاہجہاں خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رائے محمد شاہجہاں خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب اس tenure میں مستقل وزیر جنگلات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال نہیں بنتا Ruled out

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے یہ سوال ہے کہ چڑیا گھر کے اندر time to time مرنے والے جانوروں کی replacement کا کیا طریق کار ہے کیونکہ ہم نے اکثر اخبارات میں خبریں پڑھی ہیں کہ شیرنی مر گئی ہے، فلاں جانور مر گیا ہے تو نئے جانور خریدنے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے تو ایسے حالات میں خریداری کے حوالے سے ان کے کیا parameters ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پیر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے اور اگر آپ کہتے ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں یہ fresh question نہیں بنتا بلکہ آپ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! میں نے ابھی پہلے ٹینڈر کا طریقہ بتایا ہے کہ جب ہم نے کوئی جانور خریدنا ہو تو اس کے لئے اخبار میں ٹینڈر دیا جاتا ہے اور اگر جانوروں کی کمی ہو جائے تو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ٹینڈر دیا جاتا ہے اور جس فرم کا rate کم ہو تو اسی سے ہم جانور خرید لیتے ہیں لیکن فی الحال چونکہ بجٹ میں پیسے موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے خوراک کے بارے میں بھی پوچھا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ بالکل لغو جواب ہے اور کوئی relevancy نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب ایک جانور مر جاتا ہے تو اس کے بعد کتنی دیر میں یہ replacement کرتے ہیں اور ان کے parameters کیا ہیں، یہ تھوڑا ہے کہ پانچ پانچ سال replacement ہی نہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، جو جانور مر جائیں اس کی replacement کتنے عرصے میں کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اس کی replacement reasonable time میں کر دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: reasonable time میں کر دی جاتی ہے، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! On her behalf (معزز خاتون ممبر نے ڈاکٹر سامیہ امجد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر پکاریں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3337 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

صوبہ میں چراگاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3337: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیو سٹاک کی پروموشن کے لئے صوبہ میں کتنی چراگاہیں کس کس ضلع میں ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) جن اضلاع میں چراگاہیں موجود نہیں، کیا حکومت ایسے اضلاع میں چراگاہیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف) صوبہ میں کل 32 چراگاہ ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن اضلاع میں چراگاہیں نہ ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان اضلاع میں محکمہ جنگلات کے پاس اس مقصد کے لئے رقبہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انہوں نے ایک detail ساتھ بھیجی ہے جو ایوان کی میز پر ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں معزز ارکان سے گزارش کر رہا ہوں، مجھے ان کا سوال سننے دیں، میں نے اس کا جواب لینا ہے، آپ کی مہربانی۔ Order please۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ کون سے اضلاع میں چراگاہیں موجود ہیں؟ detail میں آیا ہے کہ گجرات، منڈی بہاؤالدین، جہلم، چکوال، خوشاب، اٹک، بھکر اور ڈی جی خان میں

چراگاہیں موجود ہیں۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ کون سے اور کتنے ایسے اضلاع ہیں جہاں پر چراگاہیں موجود نہیں ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جن اضلاع کے نام دیئے گئے ہیں کہ وہاں وہاں چراگاہیں موجود ہیں اور جو بقایا ہیں۔۔۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! نوانی صاحب کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ سوال کا جواب منسٹر صاحب دے سکتے ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری دے سکتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں جواب نہیں دے رہا ہوں۔ I am on point of order۔

جناب سپیکر: وہ جواب نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے اور بڑا valid point of order ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔۔ (شور وغل)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا بڑا valid point of order ہے اگر آپ سن لیں گے تو مطمئن ہوں گے۔ نولاٹیا صاحب شرارت کر رہے ہیں۔ (شور وغل)

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: اب نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ 6 بج کر 5 منٹ پر ہم دوبارہ ملیں گے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 6 بج کر 16 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: میرے خیال میں ابھی سوالوں کا آدھ گھنٹہ رہتا ہے۔

معزز ممبران: ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: کون کہتا ہے کہ ختم ہو گیا ہے، آپ کیا کرتے ہیں؟ غالباً ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا سوال نمبر 3337 تھا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جی، ابھی تو میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب بھی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: وہ بھول تو نہیں گئے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز آپ بیٹھیں، کیا کرتے ہیں؟ ادھر سے ضمنی سوال آئیں گے۔ بعد میں ایک سوال ہو گا وہ جس صاحب کو دینا ہو گا بتاؤں گا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ویسے بھی آپ دو دفعہ سوال کر چکے ہیں اس لئے اب کر بھی نہیں سکتے۔ جی، محترمہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! شاید پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو میرا سوال یاد ہو گا، نہیں تو میں دہرا دیتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): سوال دہرا دیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انہوں نے جو جواب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہے اس کے مطابق گجرات، منڈی بہاؤالدین، جہلم، چکوال، خوشاب، اٹک، بھکر اور ڈیرہ غازی خان میں چراگاہیں موجود ہیں۔ میں نے ضمنی سوال میں پوچھا تھا کہ کون سے ایسے اضلاع ہیں جن میں چراگاہیں موجود نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جن اضلاع میں چراگاہیں موجود ہیں ان کے نام یہاں درج ہیں اور جن اضلاع کے نام نہیں لکھے ہوئے ان میں چراگاہیں موجود نہیں ہیں۔ چونکہ وہاں پر محکمہ جنگلات کی زمین موجود نہیں ہے اس لئے ہم وہاں چراگاہیں نہیں بنا سکتے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! understood کچھ نہیں ہوتا۔ سوال ہاؤس کی property ہے اس لئے آپ کو اس کا accurate جواب دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا ہے۔ اب آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ آپ باقی سوچ لیں کہ کتنے اضلاع میں چراگاہیں نہیں ہیں۔یہ understood تو کچھ نہیں ہوتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! جن اضلاع میں چراگاہیں موجود ہیں ان کے نام درج کر دیئے گئے ہیں، باقی اضلاع میں چراگاہیں نہیں ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: تعداد بتادیں۔

جناب سپیکر: آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ جن جن اضلاع میں چراگاہیں ہیں ان کے نام دے دیئے ہیں لیکن جن اضلاع میں نہیں ہیں ان کے نام کیسے لکھتے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہاں صرف آٹھ اضلاع کی تفصیل بتائی گئی ہے۔یہ تو بالکل آسان سوال ہے، تعداد بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): آٹھ اضلاع میں چراگاہیں موجود ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ پنجاب کے کتنے اضلاع ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): چھتیس اضلاع ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پھر آٹھ minus کر کے بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): میں نے بتایا ہے کہ اٹھائیس اضلاع میں چراگاہیں موجود نہیں ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: چلیں، یہ آپ کا ایک echo test تھا، یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی۔یہ سب سے آسان سوال تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ آسان سوال ہو ہی نہیں سکتا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اتنے چھوٹے سے سوال کا جواب نہیں دے سکے تو ان سے اور کیا امید کی جا سکتی ہے؟ اب میں اگلا سوال پوچھ لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جو کچھ فرمائیں اس کی مجھے بھی سمجھ آنی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ بتیس چراگاہیں موجود ہیں اور ان کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اب انہوں نے پوچھا ہے کہ کہاں پر چراگاہیں موجود نہیں ہیں تو میں نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ جن کے نام اس فہرست میں نہیں ہیں وہاں پر چراگاہیں موجود نہیں ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی:جناب سپیکر!یہاں جواب میں بتایا گیا ہے کہ "جن اضلاع میں چراگاہیں نہ ہیں،اس کی وجہ یہ ہے کہ ان اضلاع میں محکمہ جنگلات کے پاس اس مقصد کے لئے رقبہ نہ ہے"تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیاحکومت نےیہاں پر چراگاہیں بنانے کے لئے کوئی حکمت عملی طے کی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جی، بالکل محکمہ جنگلات کی خواہش ہے کہ ہر ضلع میں چراگاہیں ہونی چاہیئں لیکن فنڈز کی کمی اور زمین دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایسا فوری طور پر ممکن نہیں ہے۔اگر کوئی پرائیویٹ طور پر چراگاہ بنانا چاہتا ہے تو ہم اس کو welcome کرتے ہیں،حکومت ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی:جناب سپیکر!چراگاہیں ہمیشہ سرکاری طور پر بنائی جاتی ہیں۔میرا خیال ہے کہ پرائیویٹ طور پر تو چراگاہیں نہیں بنتی ہیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!اب تشریف رکھیں۔اب ہم اگلے سوال کو لیتے ہیں۔اگلا سوال جناب محمد یار ہراج صاحب کا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں ان کے ایماء پر سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،کر لیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!ان کے ایماء پر سوال نمبر3453۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!ہراج صاحب ہماری پارٹی کے ممبر ہیں اس لئے شیخ صاحب ان کے ایماء پر سوال نہیں کر سکتے۔آپ مہربانی کر کے اس بات کو clarify کر دیں،اس طرح تو ہمیں بھی ابہام رہتا ہے۔

جناب سپیکر:چلیں،رہنے دیں۔میرے خیال میں آپ خاموشی اختیار کر لیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!ہراج صاحب ہماری پارٹی کے ممبر ہیں اس لئے یہ ہمارا حق ہے کہ ہم ان کے ایماء پر یہ سوال کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، میں اس سوال پر آپ کو بھی ایک ضمنی سوال کرنے کی اجازت دے دوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ سوال مجھے ہراج صاحب کے ایماء پر take up کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ پہلے یہ فرما چکے ہیں کہ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس پارٹی کے ممبر کا سوال ہو گا اسی پارٹی کے ممبران اس کو take up کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے floor پہلے دے دیا تھا لیکن محترمہ کھڑی ہو گئیں تو میں نے کہا کہ وہ پہلے بول لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ رہنے دیں۔ آپ کو بعد میں موقع دے دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، کیا آپ اپنی ruling reverse کر سکتے ہیں؟ آپ اپنی ruling کو review کر ہی نہیں سکتے۔ آج کل تو سپریم کورٹ بھی review نہیں سن رہی۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ نے یہ کہاں سے پڑھا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے مجھے سوال کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

جناب سپیکر: I can review it. میں اس کو review کرتا ہوں اور محترمہ کو ہراج صاحب کے ایماء پر سوال کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ شیخ صاحب! آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو بعد میں time دوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 3453۔ (معزز خاتون ممبر نے جناب محمد یار ہراج کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ سیمل کامران: جی، ہاں۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایک لاکھ ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کے حکومتی منصوبہ کی تفصیلات

*3453: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ایک لاکھ ایکڑ رقبہ پر پودے لگانے کے منصوبہ پر عمل کر رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) یہ بھی بتایا جائے کہ پہاڑی علاقوں میں کتنے اور نہری علاقوں میں کتنے نئے پودے لگائے جائیں گے؟

(د) یہ بھی بتایا جائے کہ حکومت نے اس منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ہ) پودوں کی خریداری کس طرح کی جائے گی کیا اس کے لئے ٹینڈر طلب کئے جائیں گے نیز ملکی اور غیر ملکی پودوں کی خریداری کے لئے کیا کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف) جی ہاں! پنجاب کے ایک لاکھ ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

(ب) پراجیکٹ 3۔ارب 676 کروڑ کا ہے اور فنڈز وفاقی حکومت مہیا کر رہی ہے۔

(ج) اس پراجیکٹ کے تحت پہاڑی علاقوں میں ایک کروڑ 31 لاکھ اور نہری علاقوں میں 5 کروڑ 8 لاکھ پودے لگائے جائیں گے۔

(د) اس منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے self evaluation تھرڈ پارٹی محکمہ کے اندر اور تھرڈ پارٹی محکمہ کے باہر کا نظام لایا جا رہا ہے مزید مانیٹرنگ ونگ پلاننگ کمیشن اسلام آباد کی ٹیمیں بھی انسپکشن کریں گی۔

(ہ) پودے محکمہ جنگلات خود نرسریوں میں اگائے گا پولی تھین ٹیوبوں کی خریداری بذریعہ ٹینڈر کی جائے گی اور سکیم میں indigenous پودوں سے ہی شجر کاری کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دو ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یک دم دو ضمنی سوال نہ کریں۔ ایک ایک کر کے پوچھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کے ایک لاکھ ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے اور اس پر لاکھوں روپے خرچ بھی کئے جا رہے ہیں۔ ان کا محکمہ سال میں دو مرتبہ شجر کاری کی مہم چلاتا ہے لیکن in the end یہی دیکھنے میں آیا ہے، سروے میں بھی یہی بات سامنے آئی ہے کہ دن بدن جنگلات کم ہو رہے ہیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ پودے لگانے کی مہم صرف کاغذوں میں ہوتی ہے اگر واقعی عملی طور پر پودے لگائے جاتے ہیں تو کیا ان پودوں کی دیکھ بھال بھی کی جاتی ہے یا نہیں، کیا محکمہ کے پاس کوئی ایسا mechanism ہے کہ جس کے تحت ان کی maintenance پر بھی توجہ دی جائے، آیا جو پودے لگائے جاتے ہیں وہ پروان چڑھ رہے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! محکمہ کی شجر کاری کی وجہ سے جنگلات اور درختوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسرا جو پودے لگائے جاتے ہیں ان کی دیکھ بھال بھی کی جاتی ہے۔ وہاں پر ہمارے forest guard اور دوسرے لوگ موجود ہوتے ہیں جو ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ دوسرا یہ ایک mega project ہے اور اس کے لئے وفاقی حکومت funds مہیا کر رہی ہے۔ پچھلے تین سالوں میں ہمیں صرف 10 فیصد funds ملے ہیں۔ ہمیں funds کی availability پوری نہیں ہے۔ ہمیں جتنے funds ملے ہیں اس لحاظ سے ہم نے کام زیادہ کیا ہے۔ محکمہ جنگلات کو international standard کے مطابق ایک سال میں ایک ایکڑ کے لئے ایک ہزار روپے چاہئے ہوتے ہیں لیکن اس وقت محکمہ جنگلات کو ایک ایکڑ کے لئے صرف -/160 روپے ملتے ہیں۔ اتنی قلیل رقم کے ساتھ ہی ہم کام کرتے ہیں۔ اگر محترمہ اس حوالے سے improvement دیکھنا چاہتی ہیں تو میں ان کو عملی طور پر visit کروا کر دکھا سکتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ ان کو funds sufficient نہیں ملتے ہیں جبکہ یہاں جواب میں ان کے محکمہ کی طرف سے کروڑوں روپے کے figures بتائے گئے ہیں۔ یہاں جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ "یہ پراجیکٹ 3- ارب 676 کروڑ روپے کا ہے" اور آگے جز (ج) میں کہہ رہے ہیں کہ "اس پراجیکٹ کے تحت پہاڑی علاقوں میں ایک کروڑ 31 لاکھ اور نہری علاقوں میں 5 کروڑ 8 لاکھ پودے لگائے گئے" اگر میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کروڑوں کے zero پوچھوں گی تو شاید abruptly وہ بھی نہیں بتا سکیں گے۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں اپنا دوسرا ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ جواب کے جز (ہ) میں

کہا گیا ہے کہ "indigenous پودوں سے ہی شجرکاری کی جائے گی"تو شیشم بھی indigenous درخت ہے اور اس کی لکڑی بہت کارآمد ہوتی ہے۔کچھ عرصہ قبل ہمارے ملک میں شیشم کے بہت زیادہ درخت پائے جاتے تھے لیکن اب یہ درخت تباہ ہو چکے ہیں،ان کو کیڑا لگ چکا ہے کیا ان کا محکمہ شیشم کے درخت کی revival کا کوئی پروگرام بنا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! شیشم کے درخت کی تباہی خوش قسمتی سے ہمارے دور میں نہیں ہوئی ہے۔پچھلے سالوں میں واقعی شیشم کے درخت بہت زیادہ خراب ہوئے ہیں اور ہم اس کو improve کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ہمیں جو funds available ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم یہ درخت لگا رہے ہیں۔شیشم کے درخت میں جو مخصوص بیماری آئی تھی اب تقریباً وہ ختم ہو چکی ہے۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!پہلے ہمارے صوبے میں شیشم کے درخت بہت زیادہ تعداد میں موجود تھے لیکن پچھلے چند سالوں میں یہ شیشم کے درخت ایک خاص بیماری کی وجہ سے تباہ ہو چکے ہیں کیا ان کے محکمے نے اس کے revival کے لئے کوئی منصوبہ بنایا ہے؟شیشم کے درخت کی لکڑی بڑی کارآمد ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول):جناب سپیکر! اس حوالے سے محکمے کے پاس ایک منصوبہ زیر غور ہے۔ہمیں funds کی کمی کا سامنا ہے۔ان کو بھی علم ہے کہ صوبے میں سیلاب نے تباہ کاریاں کی ہیں، جیسے ہی ہمیں funds available ہوں گے اس منصوبے پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!اب شیشم کے درخت کا سیلاب کے ساتھ کیا تعلق ہے۔یہ تو"سوال گندم اور جواب چنا"والی بات ہے۔میں نے جو سوال پوچھا ہے kindly اس کا جواب دیں۔اگر جواب نہیں دے سکتے تو کوئی بات نہیں،ہم صبر کر لیں گے۔یہ روز کی بات ہے،یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔یہ ان کا روز کا معمول ہے۔ان کی تیاری ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر:میرے خیال میں آپ کے نزدیک تو کسی کی بھی تیاری نہیں ہوتی۔جی،شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!جز(الف)میں کہا گیا ہے کہ "ایک لاکھ ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔"یہ 18۔جون 2009 کا معاملہ تھا۔اس کے بعد ایک financial year ختم ہو گیا ہے۔آگے جز(ب)میں بڑا مزیدار جواب دیا گیا ہے۔آپ یہ دیکھیں،اس میں لکھا ہے

کہ "پراجیکٹ 3-ارب 676 کروڑ روپے کا ہے" تو 676 کروڑ روپے کا مطلب یہ ہوا کہ 6-ارب 76 کروڑ روپے۔ یہ اس طرح کس نے لکھا ہے؟ اس figure کی مجھے سمجھ نہیں آسکی۔ 3-ارب 676 کروڑ کون سا figure ہوا، یہ figure کہاں سے آیا؟ جناب! یہ 676 کروڑ کا مطلب ہے کہ 6-ارب 76 کروڑ روپے۔ 3-ارب 676 کروڑ، میں نے تو زندگی میں کبھی ایسے figures نہیں دیکھے۔ یہ کہاں سے آئے ہیں اور یہ وہی ہے کہ جیسے 14-اگست 1947 کو نرسنگ سکول قائم ہوا تھا۔ یہ 3-ارب 676 کروڑ کیا figure ہے اور financial year ختم ہو گیا میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا یہ ایک سال میں ایک لاکھ ایکڑ پر پودے لگے اور کیا Federal Government نے ان کو یہ پیسا دیا؟ یہ بڑے simple سے دو تین سوال ہیں، میرے تو سوال ہی معصوم ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! شیخ صاحب نے صحیح نشاندہی کی ہے، اصل میں یہ 3-ارب اور 76 کروڑ روپے ہے۔ باقی انہوں نے جو دوسری بات کی ہے کہ ہمیں Federal Government سے کتنا فنڈ ملا ہے تو 08-2007 میں ہمیں 170 ملین روپے ملنا تھا لیکن اس سال ہمیں کوئی پیسے نہیں ملے ہیں، اس کے بعد next year 755 million rupees ملنا تھا جس میں سے ہمیں صرف 170 ملین روپے ملے ہیں اب تک ہمیں total 10 million rupees کے قریب پیسے ملے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ ایک لاکھ ایکڑ پر درخت لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اس کی planning کی گئی ہے، پورا فنڈز ملے گا تو ہم درخت لگائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم نے تو انڈیا میں بھی درخت لگانے کی planning کی ہوئی ہے، یہ planning کو چھوڑیں اور بتائیں کہ practically کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! شیخ صاحب کو انڈیا سے کوئی محبت ہے تو وہاں پر جا کر درخت لگالیں، میں تو انڈیا میں درخت لگانا بالکل پسند نہیں کروں گا، ان کو شوق ہے تو یہ وہاں پر درخت لگائیں اور ان کا بارڈر بھی ملتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ مجھے planning کے چکر میں رکھیں، نہ millions کے چکر میں رکھیں، میں millions کے بارے میں بہت سمجھتا ہوں۔ 17 ملین روپے کہاں اور 3۔ارب 76 کروڑ روپے کہاں؟ میں نے بڑا simply پوچھا ہے کہ کیا ایک لاکھ ایکڑ پر پودے لگے ہیں اور دوسرا یہ پوچھا ہے کہ Federal Government سے total amount کتنی آئی؟

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی جواب دیا ہے کہ یہ چھ سالوں کا منصوبہ ہے اور 3۔ارب 76 کروڑ روپے اس کی total feasibility بنی ہے۔ انہوں نے تو یہ پوچھا ہی نہیں ہے کہ یہ منصوبہ کتنے سال کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوال دیکھیں کہ پنجاب کے ایک لاکھ ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ سوال کرنے والے نے کوئی نہیں پوچھا کہ کتنے سال میں یہ پودے لگا رہے ہیں؟ انہوں نے چھ سال کا ابھی کہا ہے تو ان کو Federal Government سے total کتنا پیسا ملا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! ہمیں Federal Government سے 09-2008 میں 38 ملین روپے ملے تھے، 10-2009 میں 170 ملین روپے ملے ہیں جبکہ ہمیں 893 ملین روپے دیئے جانے کا وعدہ تھا۔ ہم نے اس میں سے 5700 ایکڑ پر شجرکاری کی ہے اور ایک لاکھ ایکڑ رقبہ چھ سالوں میں مکمل ہونا تھا۔

(اس مرحلہ پر قائد ایوان، ایوان میں تشریف لائے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک بات کہنے کی اجازت دیں کہ practically کہیں پر بھی ان کے پودے نہیں لگ رہے اور اگر کہیں پر وہ پودے لگ رہے ہیں اور جیسے یہ بتا رہے ہیں کہ اتنی growth ہو رہی ہے، موقع پر کوئی growth نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! شیخ صاحب ہمیشہ کہتے ہیں کہ ثابت کریں، یہ میرے ساتھ ٹائم رکھیں، میں ان کو ہر چیز ثابت کرنے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب شیر علی خان صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! Question No. 3517

فتح جنگ ضلع اٹک میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز کے دفتر میں بدعنوانی کی تفصیلات

*3517: جناب شیر علی خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فتح جنگ ضلع اٹک میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز کے دفتر میں سرکاری اراضی پر گندم کاشت کر کے لاکھوں روپے کے گھپلوں کا حال ہی میں انکشاف ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی مچھلیوں کے لئے بنائے گئے ponds کے لئے مخصوص ہے جس کا رقبہ 134 کنال ہے مگر اس سرکاری اراضی پر مذکورہ افسر کے ایماء پر بدعنوانی ہو رہی ہے اور حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز کی بدعنوانی کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف) درست نہ ہے البتہ ایک شکایت اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز سیڈ نرسنگ فارم فتح جنگ ضلع اٹک کے خلاف بابت کرپشن آئی تھی جس کی باقاعدہ انکوائری کروائی گئی اور آفیسر کو بے قصور پایا گیا۔ دوران سال 09۔2008 سیڈ نرسنگ فارم فتح جنگ ضلع اٹک پر موجود خالی جگہ کو استعمال میں لاتے ہوئے سبز چارہ اور گندم کی کاشت عمل میں لائی گئی جس کا بنیادی مقصد مچھلیوں کے لئے درکار سبز چارہ اور اضافی خوراک کا حصول تھا۔ سبز چارہ گراس کارپ مچھلی کی خوراک میں استعمال ہو گیا جبکہ گندم کی کل پیداوار 46 من ہوئی۔ 3 من گندم بطور جزو اضافی خوراک استعمال کی گئی جبکہ بقایا 43 من گندم بحساب -/950 روپے فی من فروخت کر کے مبلغ -/40850 روپے خزانہ سرکار میں جمع کروادی گئی۔

(ب) اس پراجیکٹ پر گندم اور سبز چارہ وغیرہ کی کاشت برائے استعمال خوراک مچھلی صرف 16 کنال خالی بے کار جگہ پر کی گئی جبکہ تالابوں کے لئے موجود جگہ کو صرف مچھلی اور بچہ مچھلی پالنے کے لئے استعمال میں لایا گیا۔ اوپر بیان کردہ اضافی آمدن کو حسب ضابطہ خزانہ سرکار

میں جمع کروا دیا گیا اس ضمن میں مذکورہ آفیسر کی بدعنوانی کے بابت حقائق جاننے کے لئے fact finding انکوائری کروائی گئی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور آفیسر کو بے قصور پایا گیا۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ fact finding انکوائری کے بعد یہ پتا چلا ہے کہ آفیسر مذکورہ کے خلاف اس ضمن میں بدعنوانی کا الزام ثابت نہ ہوا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! وہ میرے سوال کا جواب گول مول کر گئے ہیں کہ چھیالیس من گندم ہوئی جس میں سے ہم نے تین من گندم خوراک میں use کی اور بقیہ تنتالیس من گندم بیچ کر پیسا خزانے میں جمع کرا دیا۔ میرا سوال تھا کہ total pond area کتنا ہے اور اس فارم کا باقی رقبہ کتنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، pond area کا رقبہ کتنا ہے اور باقی رقبہ کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! 25 کنال رقبہ خالی ہے جس میں سے 16 کنال پر گندم کاشت کی گئی تھی، 70 کنال پر اس کا structure ہے اور باقی 760 کنال pond area ہے۔ وہ گندم -/40850 روپے میں بیچی گئی تھی اور پیسے خزانے میں جمع کرا دیئے گئے ہیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ جو جواب دے رہے ہیں کیا یہ اس سے مطمئن ہیں؟ یعنی یہ جواب درست ہے کیونکہ اس سے اگلے سوال میں یہ شاید اسی figure کی نفی کر دیں اور انہوں نے جو facts finding report دی ہے اگر یہ آپ پڑھ لیں تو اتنی ridiculous report نہیں ہو سکتی جس میں انہوں نے اس کو exonerate کر دیا کہ وہاں پر کوئی گندم کاشت نہیں ہوئی جبکہ میرے پاس اس گندم کی تصاویر اور اخبار کے تراشے موجود ہیں جن سے میں ابھی prove کر سکتا ہوں کہ ان ponds کے اندر بھی گندم کاشت تھی اور ان کی facts finding report بالکل غلط ہے اور ایک آفیسر کو بچانے کے لئے یہ frivolous قسم کا کام کر کے prove کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے گورنمنٹ کا اتنا نقصان کیا ہے اور آپ زمیندار ہیں، آپ ہی مجھے بتائیں کہ تنتالیس من گندم کتنے رقبے میں ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: تنتالیس من فی ایکڑ گندم اچھے کاشتکار کی ہوتی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! چلیں، بُرے کاشتکار کی بھی بیس من فی ایکڑ گندم تو ہوتی ہو گی۔ یہ مجھے بتائیں کہ اس گندم کا بھوسہ کدھر گیا؟ ہمارے علاقے میں ایک لاکھ 20 روپے کا بھوسے کا ٹرک بکتا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! پہلے بھی دو دفعہ انکوائری کرائی گئی ہے، اگر یہ مطمئن نہیں ہیں تو ہم تیسری دفعہ بھی انکوائری کرنے کو تیار ہیں۔ ایک دفعہ محکمہ نے انکوائری کرائی تھی، دوسری دفعہ منسٹر صاحب کے حکم سے انکوائری ہوئی ہے اگر یہ مطمئن نہیں ہیں تو تیسری دفعہ انکوائری کرا دیتے ہیں اگر اس میں کوئی چیز ثابت ہو گی تو اس کو اس کی مکمل سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے ایک اور بات پوچھ رہے ہیں کہ اس گندم کا بھوسہ کدھر گیا، وہ کہیں مچھلیوں کو تو نہیں ڈال دیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اس گندم کا بھوسہ -/4500 روپے میں نیلام ہوا تھا اگر یہ انکوائری کرانا چاہتے ہیں تو وہ ہم کرا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں انکوائری نہیں کروانا چاہتا۔ آپ انکوائری رپورٹ ضرور پڑھئے گا۔ میں آپ کو بعد میں رپورٹ دوں گا۔ کسی آفیسر کی اتنی fabulous report ہو ہی نہیں سکتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3702 ہے۔

ضلع اٹک محکمہ ماہی پروری کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3702: جناب شیر علی خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع اٹک میں محکمہ ماہی پروری کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنے تالاب ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ج) یکم جنوری2008 سے آج تک اس ضلع میں کتنا پونگ تیار کیا گیا اور کتنا فروخت کیا گیا؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ہ) یکم جنوری2009 سے آج تک کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر شکایات موصول ہوئیں اور کن کن کے خلاف انکوائریاں کس کس بناء پر ہوئیں؟

(و) کتنے ملازمین کو کیا کیا سزائیں دی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف) ضلع اٹک میں محکمہ ماہی پروری کے پاس رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	رقبہ
1	مہاشیر فش ہیچری موضع گھڑیالہ	135کنال4مرلہ
2	فش سیڈ نرسری فتح جنگ	786کنال
3	فش سیڈ نرسری یونٹ ہٹیاں	39کنال18مرلہ
4	واچ اینڈ وارڈ ہٹ جبلاٹ	8مرلہ

(ب) محکمہ ماہی پروری کے کل 68عدد تالاب ہیں جبکہ 29 کنال پر دفاتر، سٹور روم، لیبارٹریاں قائم ہونے کے علاوہ بقایا رقبہ پر مچھلیوں کے لئے چارہ کاشت کیا جاتا ہے۔

(ج) یکم جنوری 2008 سے آج تک کل 37لاکھ 9ہزار پونگ تیار کیا گیا جس میں سے 6لاکھ 69ہزار پونگ نجی شعبہ میں قائم فش فارموں کو فروخت کیا گیا جبکہ بقایا بچہ مچھلی قدرتی پانیوں میں چھوڑا گیا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ شمالی پنجاب کے نیم پہاڑی علاقوں کے قدرتی پانیوں میں ماضی میں کثرت سے پائی جانے والی مشہور مچھلی مہاشیر جو کہ ناپیدگی کے خطرے سے دوچار تھی اس کی برصغیر میں فش سیڈ نرسری یونٹ ہٹیاں ضلع اٹک پر پہلی دفعہ مصنوعی نسل کشی کامیابی سے کروا کر ان علاقوں کے پانیوں میں چھوڑا جارہا ہے جس سے ان پانیوں میں اس مچھلی کی نسل تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

(د) اس ضلع میں محکمہ ماہی پروری کے ملازمین کی کل تعداد 46ہے۔

(ہ) یکم جنوری2009 سے آج تک اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز فش سیڈ نرسری فتح جنگ کے خلاف سٹاف ممبران نے ان سے اچھا سلوک نہ کرنے اور ایک شہری کی شکایت کی بناء پر جبکہ فشریز سپروائزر اور بیلدار کے خلاف مسلسل غیر حاضر دینے پر انکوائریاں کی گئیں۔

(و) ایک فشریز بیلدار کو نوکری سے برخاست کیا گیا جسے مجاز اتھارٹی نے بحال کر دیا۔ علاوہ ازیں ایک فشریز سپر وائزر کے خلاف جرم ثابت ہونے پر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اسے ملازمت سے جبری ریٹائر کر دیا گیا۔ جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے خلاف جرم ثابت نہ ہو سکا

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ پہلے سوال سے pertain کرتا ہے۔ یہ پھر کہیں گے کہ میں repeat کر رہا ہوں کہ انہوں نے اس میں جواب دیا ہے کہ فتح جنگ کے فارم کا رقبہ 786 کنال ہے اور انہوں نے مزید کہا ہے کہ ہم نے صرف 16 کنال پر گندم کاشت کی اور باقی 700 کنال پر بقول ان کے ponds ہیں، جب یہ خشک ہوتے ہیں تو تمام فارموں پر یہ پالیسی ہے کہ وہاں پر چارہ کاشت کیا جاتا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس چارے کا پیسا جمع نہیں کیا گیا، اس گندم کا پیسا سرکار کے خزانے میں جمع نہیں کرایا گیا۔ میں نے تو اس کی نشاندہی کی ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ سرکار کے پیسے اسی طرح افسروں کی جیب میں جاتے رہیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! سرکاری خزانے میں جمع کروائے گئے ہیں، اس کا voucher موجود ہے۔ یہ مجھے مل لیں میں ان کو تمام کاغذات دکھا دوں گا۔ وہ پیسے خزانے میں جمع ہیں اور اس کی تاریخ تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ یہ آج یا کل جمع نہیں کروائے گے۔ وہ پیسے انکوائری کے بعد جمع نہیں کروائے بلکہ پہلے کے جمع کروائے ہوئے ہیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اس وقت انہوں نے کہا ہے کہ 16 کنال کے اوپر چھیالیس من گندم ہوئی ہے باقی 700 کنال میں آپ خود ہی فرما دیں کہ کتنی گندم ہوتی ہے۔ یہ 16 کنال گندم کا بتا رہے ہیں باقی رقم کہاں گئی۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ 40 ہزار روپیہ جمع نہیں ہوا۔ میں اس سے انکاری نہیں۔ چھیالیس من والی بات غلط ہے اور چارے کا ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ چارہ مچھلیوں کو پھینکتے ہیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! 700 کنال پر جو چارہ ہوتا ہے کیا وہ سارا خوراک میں جاتا ہے تو یہ بتا دیں۔ آپ کہتے ہیں تو میں مان لیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! دو دفعہ انکوائری کروائی جا چکی ہے۔ میں انہیں offer دے رہا ہوں کہ یہ خود بیٹھ کر انکوائری کروا لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طارق امین ہوتیانہ صاحب کا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! On his behalf question No. 4046(معزز ممبر نے جناب محمد طارق امین ہوتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

شجرکاری مہم کو مؤثر بنانے کے لئے عوامی شرکت

*4046: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ جنگلات ہر سال کروڑوں روپے شجرکاری پر خرچ کرتی ہے، مگر عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ آدھی سے زیادہ رقم خورد برد ہو جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت شجرکاری پر خرچ کردہ رقم کسانوں کو معاہدہ کے تحت دینے کے لئے تیار ہے تاکہ وہ شجرکاری کریں اور دس سال تک درخت نہ کاٹیں، اس طرح صوبہ میں درختوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہوگا اور کروڑوں روپے کی بچت بھی حکومت کو ہوگی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ کو مختص کئے گئے فنڈز میں کوئی خورد برد ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مختص شدہ فنڈز منظور شدہ سالانہ پروگرام کے مطابق خرچ کئے جاتے ہیں۔

(ب) محکمہ گاہے بگاہے زمینداروں کے لئے ترقیاتی سکیمیں جاری کرتا رہتا ہے۔ رواں مالی سال میں بھی ایک ترقیاتی سکیم "Enhancing Tree Cover Through Farmers in the Punjab" جاری ہے جس میں زمینداروں سے ان کی زمین ایک معاہدہ کے تحت پانچ سال کے لئے حاصل کرکے اس میں جنگل لگا دیا جاتا ہے اور اس جنگل لگانے کا تمام خرچ ماسوائے آبپاشی کے محکمہ برداشت کرتا ہے اس سکیم کے تحت اب تک پنجاب بھر میں 5050 ایکڑ رقبہ پر جنگل لگائے گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (الف) میں تو پوچھا گیا تھا کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ جنگلات ہر سال کروڑوں روپے شجرکاری پر خرچ کرتی ہے مگر عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ آدھی سے زیادہ رقم خُورد بُرد ہو جاتی ہے اور جواب آیا کہ یہ درست نہ ہے کہ محکمہ کو مختص کئے گئے فنڈز میں کوئی خُورد بُرد ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مختص شدہ فنڈز منظور شدہ سالانہ پروگرام کے مطابق خرچ کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سیکرٹری صاحب سے یہ سوال ہے کہ تقریباً چار لاکھ ایکڑ رقبہ جنگلات کے پاس ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ زمینداروں کا رقبہ لے کر جنگل لگا رہے ہیں تو ان کا جو اپنا چار لاکھ ایکڑ رقبہ ہے، اگر اس کو straight away ٹھیکے پر دے دیا جائے تو 8۔ارب روپیہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تجویز نہ کریں اور ضمنی سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جو پیسا یہ دے رہے ہیں، جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ایک معاہدے کے تحت دیا ہے تو ان کے اپنے جنگل سے out put تو آ نہیں رہی یہ باہر پیسا کیوں دے رہے ہیں اور باہر کیوں جنگل لگوا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): یہ منصوبہ تین سال پہلے پانچ سالوں کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ اس میں 5050 ایکڑ پر جنگلات لگائے گئے ہیں۔ جہاں تک ہمارے چار لاکھ ایکڑ زمین کی بات کر رہے ہیں تو اس میں ہم شجرکاری کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ ہمیشہ اعداد و شمار کی بات کرتے ہیں، ملین اور بلین کی بات کرتے ہیں۔ ہماری حکومت کے پاس ملینز، بلینز نہیں ہیں۔ ان کو چاہئے کہ ہماری امداد کریں۔ اب نیا Forest Act آ چکا ہے، اس کے بعد گورنمنٹ اور پرائیویٹ افراد کی پارٹنرشپ ہو سکتی ہے۔ اس میں آ کر یہ ہماری مدد کریں۔ ہمارے پاس اگر پیسے ہوتے تو ہم ضرور چار لاکھ ایکڑ پر شجرکاری کرتے۔ ایک لاکھ ایکڑ کی پہلے بات ہوئی ہے اس کے پیسے ہمیں ابھی تک وفاق سے نہیں ملے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس بات کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ جس Forest Act کی ترمیم کی بات سیکرٹری صاحب کر رہے ہیں وہ اسی خاکسار کا لکھا ہوا بل ہے۔ یہ اپنے محکمے سے پوچھ لیں کہ وہ ترمیم سارا دن بیٹھ کر کس نے لکھی ہے؟ اس کے علاوہ ابھی سیکرٹری صاحب نے بات کی ہے کہ ہم چار لاکھ ایکڑ پر کام کر رہے ہیں، آپ خود انصاف سے بتائیں کیا کر رہے ہیں؟ چھانگا مانگا جنگل کی ریلوے لائن تک چوری ہو گئی ہے۔ وہاں پر ایک درخت نہیں رہنے دیا گیا۔ میں نے اس پر بیٹھ کر کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا چوری ان کے دور میں ہوئی ہے؟

شیخ علاؤالدین: نہیں۔ بات یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ یہاں قومی اثاثے کی بات ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں مدد کروں تو الحمد للہ میں نے تو وہ ترمیم لکھی ہے۔ یہاں بات یہ ہو رہی ہے کہ اس اثاثے کو بچایا کیسے جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے بات کر لی ہے۔ جی، میاں نصیر صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! کہا گیا ہے کہ ایک ترقیاتی سکیم "Enhancing Tree Cover Through Farmers in the Punjab" چلائی گئی تھی اور تقریباً 50ہزار ایکڑ پر اس سکیم کے تحت یہاں پودے لگائے گئے اور کہا گیا کہ بڑی کامیابی کے ساتھ یہ سکیم چل رہی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 50ہزار ایکڑ جنگلات پنجاب کے کن علاقوں میں اگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! پنجاب کے مختلف علاقوں میں لگائے گئے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ایک ایک ایکڑ میں پودے نہیں لگائے گئے۔ مجھے پتا چلا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ جگہ لی گئی اور وہاں پر لگائے گئے ہیں۔ یہ اضلاع کا بتادیں کہ کہاں پر لگے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! اٹک، راولپنڈی، چکوال، جہلم، گجرات، میانوالی، ساہیوال اور دوسرے اضلاع میں لگے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (پیر محمد اشرف رسول): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈیرہ غازی خان کے کوہ سلیمان ایریا میں درختوں کے بیج کا ائریل سپرے کی تفصیلات

*4109: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے کوہ سلیمان ایریا میں درختوں کے بیج کا ariel spray کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قسم کے درخت کے بیج کا سپرے کیا گیا ہے اور کتنے علاقے پر؟

(ج) کتنا بیج سپرے کیا گیا ہے، وزن بتایا جائے نیز بیج کی کوالٹی اور نمبر سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) مذکورہ بیج کے سپرے کے لئے جو جہاز استعمال کیا گیا ہے اس پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کیا بیج پھینکنے کے لئے کوئی ٹیکنیکل ایکسپرٹ موجود تھے اگر ہاں تو ان کے نام اور عہدے سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ تجرباتی طور پر کیا گیا۔

(ب) تقریباً ایک ہزار ایکڑ پر سنتھا اور پھلائی کے بیج کا سپرے کیا گیا۔

(ج) اچھی کوالٹی کے 200 کلو گرام بیج کا سپرے کیا گیا۔

(د) جو جہاز بیج کے سپرے کے لئے استعمال کیا گیا اس پر کوئی اخراجات نہیں ہوئے جناب احسن اقبال کمشنر ڈیرہ غازیخان کی کاوشوں سے Air craft of civil Aviation Authority Headquarter CAA old terminal–I. Jinnah International Airport, Karachi. نے free of cost قومی فریضہ سرانجام دیا۔

(ہ) جی ہاں محکمہ جنگلات کے سینئر آفیسر سید محمد اجمل رحیم ناظم جنگلات ڈیرہ غازیخان کی زیر نگرانی اور فیلڈ عملہ فورٹ منرو بیج جہاز کے ذریعے پھینکا گیا۔

لاہور۔ جلو وائلڈ لائف پارک / بریڈنگ سنٹر جلو کی آمد و اخراجات و دیگر تفصیلات

*4172: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جلو وائلڈ لائف پارک / بریڈنگ سنٹر جلو لاہور کی سال 08-2007 اور 09-2008 کی کل آمدن اور اخراجات سال وار بتائیں؟

(ب) اس پارک / بریڈنگ سنٹر کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(ج) اس میں کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(د) سال08۔2007اور09۔2008 کے دوران اس پارک / بریڈنگ سنٹر کے لئے کون کون سے جانور کس کس ملک سے کتنی مالیت میں خرید کئے گئے؟

(ہ) اس سنٹر میں کن کن جانوروں کی بریڈنگ کی جاتی ہے؟

(و) اس سنٹر سے سالانہ کتنے جانور بریڈ ہوتے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف)

عرصہ	آمدن	اخراجات
2007_08	-/491100روپے	-/8097594روپے
2008_09	-/594500روپے	-/10812525روپے

(ب) بریڈنگ سنٹر کی آمدن کے ذرائع:۔

فروختگی جانوران وپرندگان۔

(ج) رکھے گئے جانوران کا جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) جی نہیں۔ دوران سال 08۔2007 اور09۔2008 میں کسی بھی ملک سے کوئی خریداری نہیں کی گئی۔

(ہ) اس سنٹر میں بریڈ ہونے والے جانوروں کا جدول (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(و) سالانہ بریڈ ہونے والے جانوروں کا جدول (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

لاہور۔چڑیا گھر کمیٹی تشکیل نہ پانے کی وجوہات ودیگر تفصیلات

*4205: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئی Zoo کمیٹی تشکیل نہ پانے کی وجہ سے ٹھیکہ جات نہ دینے کے باعث چڑیا گھر لاہور کو لاکھوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے ابھی تک کمیٹی تشکیل نہ پانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اگر کمیٹی تشکیل پا چکی ہے تو چیئرمین، وائس چیئرمین اور ممبران کمیٹی کے نام اور عہدے بتائے جائیں نیز سابقہ کمیٹی کی میعاد کب ختم ہوئی تھی؟

(ج) کمیٹی کی عدم موجودگی میں چڑیا گھر کے انتظامی امور از قسم جانوروں کی خوراک، چڑیا گھر کی maintenance، ترقیاتی کاموں کا جائزہ اور zoo سفاری کے تمام انتظامی معاملات کس کی منظوری اور کس قانون کے تحت انجام دیئے جا رہے ہیں؟

(د) محکمہ وائلڈ لائف اور چڑیا گھر انتظامیہ کے مابین coordination بہتر بنانے کے لئے حکومت کون سے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ عبوری zoo کمیٹی تشکیل نہ پانے ٹھیکہ جات نہ دیئے جانے کے باعث چڑیا گھر لاہور کی آمدنی میں کوئی نقصان برداشت کرنا پڑا اور نہ ہی نئی کمیٹی کی تشکیل میں کوئی غیر ضروری تاخیر ہوئی بلکہ تقریباً ایک ماہ کے اندر مجاز اتھارٹی سے منظوری حاصل ہوتے ہی نئی کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔

(ب) Zoo Maintenance Committee تشکیل پا چکی ہے جس کے چیئرمین اور ممبران کے نام درج ذیل ہیں۔ سابقہ Zoo Maintenance Committee مورخہ 05-08-2009 کو ختم ہوئی۔

آفیشل ممبرز

1	ڈائریکٹر جنرل وائلڈ لائف اینڈ پارکس پنجاب	چیئرمین
2	سینئر چیف (ایگریکلچر) پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ	ممبر
3	نمائندہ فنانس ڈیپارٹمنٹ (جو کہ ڈپٹی سیکرٹری کے رینک سے کم نہ ہو)	ممبر
4	نمائندہ ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ (جو کہ ڈپٹی سیکرٹری کے رینک سے کم نہ ہو)	ممبر
5	نمائندہ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور (جو کہ اسسٹنٹ پروفیسر کے رینک سے کم نہ ہو)	ممبر
6	نمائندہ زوالوجی ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور (جو کہ اسسٹنٹ پروفیسر کے رینک سے کم نہ ہو)	ممبر
7	کنزرویٹر نیشنل کونسل فار کنزرویشن آف وائلڈ لائف اسلام آباد	ممبر
8	ڈائریکٹر چڑیا گھر لاہور	نان ممبر سیکرٹری

نان آفیشل ممبرز

1	مسٹر تنویر اسلم ملک۔ ایم۔ پی۔ اے پی پی۔21 چکوال	چیئرمین
2	ڈاکٹر محمد افضل۔ ریٹائرڈ چیف کنزرویٹر آف فارسٹ DHA لاہور	ممبر
3	مسٹر غضنفر علی خان لنگاہ۔ ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر وائلڈ لائف رائے ونڈ روڈ لاہور	ممبر
4	مسٹر اسامہ طارق خان۔ چیف ایگزیکٹو طارق گارڈن لاہور	ممبر
5	مس عظمیٰ خان WWF پاکستان	ممبر
6	ڈاکٹر رفعت سلیمان بٹ۔ U-159 سٹریٹ نمبر، فیز II، DHA لاہور	ممبر

(ج) گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر63/(Agri)XI-14،SOAH-III مورخہ1969-06-05 کے تحت چڑیا گھر کمیٹی کی عدم موجودگی میں چڑیا گھر کے انتظامی امور، جانوروں کی خوراک، چڑیا گھر کی maintenance ترقیاتی کاموں کی نگرانی ڈائریکٹر چڑیا گھر لاہور، ڈائریکٹر جنرل وائلڈ لائف اینڈ پارکس پنجاب اور ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ نے کی۔

(د) لاہور چڑیا گھر کی انتظامیہ اور محکمہ تحفظ جنگلی حیات پنجاب میں مؤثر coordination موجود ہے۔

جلو پارک لاہور سے کروڑوں روپے کے جانور و پرندوں کی چوری کی تفصیلات

*4320: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 26۔ستمبر 2009 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق جلو پارک لاہور سے کروڑوں روپے کے 97 جانور اور پرندے چوری کر لئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے ذمہ دار اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے خلاف کوئی محکمانہ قانونی کارروائی نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کی تحقیقات اعلیٰ افسران سے کروانے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اخبار کی خبر شرانگیز اور حقائق کے منافی ہے۔ جلو پارک سے کوئی جانور چوری نہیں ہوئے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کسی سرکاری افسر کے خلاف اس بناء پر کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے کیونکہ اب کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے۔

(ج) چونکہ ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا ہے اس لئے کوئی کارروائی زیر عمل نہ ہے۔

ضلع خوشاب۔ محکمہ جنگلات میں بھرتی کی تفصیل

*4439: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری2008 سے آج تک ضلع خوشاب محکمہ جنگلات میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات بتائیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران بھرتی ہونے والے ملازمین سے کتنے عارضی اور کتنے ریگولر بھرتی ہوئے؟

(ج) یکم جنوری2008 سے آج تک کتنے عرصہ ملازمت پرbanرہی؟

(د) کیا پابندی کے دوران بھی کسی کو بھرتی کیا گیا؟

(ہ) اگر پابندی کے دوران بھی بھرتی کی گئی تو اس کی وجوہات نیز اس کے ذمہ دار کون ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یکم جنوری2008 سے آج09۔12۔18 تک کل12افراد کو بھرتی کیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	پتا
1	نصرت خان	فارسٹ گارڈ	05	میٹرک	خوشاب	چک نمبر45ایم بی، خوشاب
2	قیصر عباس	فارسٹ گارڈ	05	بی۔اے	خوشاب	پنجہ، تحصیل وضلع خوشاب
3	اسد اقبال	فارسٹ گارڈ	05	ایم۔اے	خوشاب	آدھیکوٹ، تحصیل نورپور ضلع خوشاب
4	اسدالرحمان	فارسٹ گارڈ	05	ایف۔اے	خوشاب	کھگلی، خوشاب
5	غلام جیلانی	فارسٹ گارڈ	09	ایف۔اے	خوشاب	34ڈی بی، خوشاب
6	محمد روف	فارسٹ گارڈ	09	ایم۔اے	خوشاب	محلہ بادشاہ والہ، خوشاب
7	محمد عرفان	جونیئر کلرک	07	بی۔کام	خوشاب	محب پور، خوشاب
8	محمد رمضان	جونیئر کلرک	07	بی۔اے	خوشاب	محلہ توحید آباد خوشاب
9	عمر دراز	ٹریکٹر ڈرائیور	05	مڈل	خوشاب	کرپالکہ، خوشاب
10	مبشر عباس	جونیئر کلرک	07	ڈی۔کام	بھکر	وراڈ نمبر4محلہ ستھیانوالہ بھکر
11	محمد عباس	ٹریکٹر ڈرائیور	01	پرائمری	خوشاب	ڈیرہ منڈیال، خوشاب
12	سید غلام رضا شاہ	نائب قاصد	01	پرائمری	خوشاب	محلہ فاضلہ آباد خوشاب

(ب) چھ ملازمین نمبر(1تا6) مستقل اور چھ ملازمین نمبر(7تا12) عارضی (کنٹریکٹ) پر بھرتی ہوئے۔

(ج) گورنمنٹ پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی لیٹر نمبر SOR-IV(S&GAD)10-1/2003 مورخہ2009۔02۔03 کے تحت سکیل نمبر ایک تا پانچ کی ملازمت پر پابندی اٹھائی گئی لیکن بعد میں بذریعہ لیٹر نمبرSOR-IV(S&GAD)10-1/2003 مورخہ2009۔02۔26 کے

تحت لگادی گئی اور پھر بذریعہ نمبری SOR-IV(S&GAD)10-1/2003 مورخہ 10-04-2009 کے تحت اٹھالی گئی اس طرح ملازمتوں پر تقریباً ڈیڑھ ماہ پابندی رہی۔

(د) پابندی کے دوران کسی کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ہ) پابندی کے دوران نہ کوئی بھرتی کی گئی اور نہ کوئی اس کا ذمہ دار ہے۔

بہاولپور میں پارک بنانے کا مسئلہ

*4488: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر سے دوایکڑ کے فاصلہ پر کافی رقبہ پر جنگل ہے جو کہ شہر سے مل چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ جنگل جرائم پیشہ افراد کی پناہ گاہ بن چکا ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات اس جگہ پارک بنانے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جنگل جرائم پیشہ افراد کی پناہ گاہ نہ ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات وسائل کی دستیابی پر پارک بنانے کی تجویز پر غور کر سکتا ہے۔

صوبہ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے فراہم کی گئی اراضی کی تفصیلات

*4916: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے صوبے میں وائلڈ لائف (جنگلی حیات) کے تحفظ اور فروغ کے لئے چالیس ہزار ایکڑ اراضی پرائیویٹ سیکٹر کو لیز پر دینے کا فیصلہ کیا ہے اگر ہاں تو اس اراضی کی location کی تفصیل کے بارے میں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ اراضی کن کن کو لیز پر دی گئی ہے اور اس کی شرائط کیا ہیں تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے اور یہ بات محکمہ کے علم میں نہیں۔

(ب) محکمہ نے کوئی اراضی کسی کو لیز پر نہیں دی نہ ہی ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

فیصل آباد گٹ والا پارک سے متعلقہ تفصیلات

*5032: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گٹ والا پارک فیصل آباد 04-2003 میں شروع کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ منصوبہ پر اب تک کتنے اخراجات ہو چکے ہیں؟

(ج) مذکورہ منصوبہ تکمیل کے کن مراحل میں ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(د) پارک ہذا میں عوام الناس کی تفریح کے لئے کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) درست نہ ہے! یہ منصوبہ 85-1984 میں شروع ہوا تھا۔

(ب) اس منصوبہ کی تکمیل پر ایک کروڑ 56 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

(ج) یہ منصوبہ سال 92-1991 میں مکمل ہو گیا تھا۔ تاہم محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس نے ایک اور سکیم شروع کی ہے جو 30- جون 2011 تک مکمل ہو جائے گی۔

(د) پارک میں عوام الناس کو تفریح کے لئے درج ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں: سیر و تفریح کے لئے گھاس والے لان، بے شمار زیبائشی پودہ جات اور رنگا رنگ قسم کے درخت، ریفرشمنٹ کے لئے تین عدد کنٹین ہائے، چلنے پھرنے کے لئے ٹریک، بچوں کے لئے جھولے وغیرہ جنگلی جانور جن میں مور، اڑیال، ہرن، نیل گائے، بندر اور مگرمچھ وغیرہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ سیر و تفریح کے لئے آبی جھیل و کشتیاں موجود ہیں۔ جناب وزیر اعلیٰ کی طرف سے انٹری پارکنگ فری ہے۔ بیٹھنے کے لئے لکڑی کے بنچ، دو عدد toilet، دو ایکڑ پر بانس کی فصل، زیبائشی پودہ جات کی نرسری، پارک میں روشنی کے لئے بجلی کے پول لائٹس وغیرہ، پانی پینے کے لئے دو عدد ہینڈ پمپ، ایک عدد فوارہ، کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے ڈسٹ بن۔ اس کے علاوہ عوام الناس کی سہولت کے لئے دس عدد خوبصورت چھتریاں بھی موجود ہیں۔ مزید پارک

میں حکومت پنجاب عوام کی تفریح کے لئے الیکٹرک جھولے اور آبشار بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

میانوالی، 2008-09، لکڑی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*5033: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں سال 2008-09 سے لے کر اب تک لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے کتنے افراد نامزد کئے گئے اور کتنے گرفتار ہوئے؟

(ب) لکڑی چوری روکنے کے لئے محکمہ مزید کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع میانوالی میں سال 2008-09 سے لے کر اب تک لکڑی چوری کے 75 مقدمات مختلف پولیس تھانوں میں درج کئے گئے ہیں۔ 270 افراد نامزد کئے گئے جن میں سے 176 افراد گرفتار ہوئے۔ مزید برآں تین عدد ملازمین کے خلاف لکڑی چوری کے پرچے درج ہوئے۔ اس کے علاوہ فاریسٹ ایکٹ کے تحت 1341 افراد کے خلاف 632 ڈیمج رپورٹس کاٹی گئیں اور ان میں سے 236 کیس compound ہوئے جن سے -/3655805 روپے جرمانہ وصول ہوا اور 202 کیس عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور 194 بقایا کیسز کے سلسلے میں 75 عدد FIRs درج کرائی گئی ہیں۔

(ب)

(i) محکمہ نے جنگل کی چوری روکنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کئے ہیں اور سخت حفاظتی تدابیر اختیار کی ہیں۔ جہاں تک کہ اگر کوئی ملازم بھی ملوث پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔ حال ہی میں میانوالی میں لکڑی چوری کی رپورٹس پر باقاعدہ انکوائری کرائی گئی اور اس انکوائری کی بنیاد پر ایکشن لیتے ہوئے مسٹر ظہور احمد ڈی ایف۔او میانوالی، دو ایس ڈی ایف اوز، دو فارسٹرز اور تین فارسٹ گارڈز کو معطل کر کے باقاعدہ انکوائری کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ معطل شدہ فارسٹرز اور فارسٹ گارڈز کو میانوالی فاریسٹ ڈویژن سے نکال کر ناظم اعلیٰ جنگلات راولپنڈی کے دفتر attach کر دیا ہے۔ محکمہ پولیس کے تعاون سے لکڑی چوروں پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ دفعہ 41/42 کے تحت لکڑی کی فری موومنٹ پر پابندی لگائی گئی ہے اور اس سلسلے میں پرمٹ سسٹم کو مزید مؤثر بنانے کے لئے بھی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ لکڑی

چوری کے خلاف فاریسٹ ایکٹ 1927 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔اس سلسلے میں موبائل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ مؤثر گشت کر کے درختوں کی چوری کو روکنے میں دن رات مصروف ہیں۔

(ii) فاریسٹ سٹاف کو محدود بجٹ کے باوجود موٹر سائیکلیں فراہم کی جارہی ہیں اس سال ضلع میانوالی میں چار عدد نئی موٹر سائیکلیں فراہم کی گئی اور فاریسٹ سٹاف کو اسلحہ فراہم کرنے کے لئے بھی مؤثر اقدامات زیر غور ہیں۔

(iii) فاریسٹ ایکٹ 1927 کا ترمیم شدہ مسودہ جو کہ منظوری کے آخری مراحل میں ہے جس میں جنگلات کے جرم کے سلسلے میں سخت سزائیں اور مؤثر کنٹرول کے پہلو موجود ہیں امید ہے کہ اس کے لاگو ہونے سے بھی لکڑی چوری روکنے میں کافی مدد ملے گی۔

چڑیا گھر لاہور میں تعمیر و مرمت کے کام کی تفصیلات

*5071:انجینئر قمرالاسلام راجہ :کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور میں تعمیر و مرمت کا کام جاری ہے، کیا یہ بھی درست ہے کہ مقرر کردہ میعاد گزرنے کے باوجود ابھی تک کام ختم نہیں ہوا، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس میں غیر ضروری التواء کے ذمہ داروں کے خلاف کوئی انضباطی کارروائی کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور چڑیا گھر میں تعمیر و مرمت کا کام جاری ہے کام کی تکمیل میں تاخیر کی وجوہات درج ذیل ہیں:۔

1۔ لاہور چڑیا گھر کے تعمیراتی کاموں کے لئے فنڈز بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ پنجاب کو جاری ہوئے جنہوں نے یہ کام اپنی نگرانی میں مورخہ 2006-02-15 کو شروع کروائے۔

2۔ تعمیراتی کاموں کے دوران اس وقت کے سیکرٹری فارسٹ ،وائلڈلائف و ماہی پروری ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے اپنے دورہ لاہور چڑیا گھر کے دوران جانوروں اور پرندوں کے پنجروں کو قدرتی ماحول کے مطابق بنانے کے لئے ماسٹر پلان میں چند تبدیلیاں کروانے کی غرض سے مورخہ 2006-10-03 کو تعمیراتی کام بند کروادیئے اور consultant کو تبدیلیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔

3۔ consultant نے ماسٹر پلان میں تجویز کردہ تبدیلیاں کیں اور منظوری کے لئے مورخہ 12-07-2007کوP&Dمیں میٹنگ ہوئی جس میں نیا پلان زیر بحث آیا۔ P&D ڈیپارٹمنٹ نے ریپٹائیل ہاؤس کو ڈبل سٹوری کی بجائے سنگل سٹوری اور واک تھروایوری کو چھوٹا کرکے چار سرکل میں بنانے کی تجویز کو مان لیا اور دوبارہ تعمیراتی کام مورخہ 27-11-2007کو شروع کروادیئے۔اس تمام کارروائی کی وجہ سے کام بند رہے اور کاموں کی تکمیل میں تاخیر ہوئی تعمیر و مرمت کا کام حسب ضرورت ہوتا رہتا ہے۔اس وقت چڑیا گھر میں ریپٹائیل ہاؤس ،جنگل کیفے ، واٹر فاوئیل ایریا ، شیر گھر، بندر گھر سمال کیٹ سیکشن، چیمپینیزی ہاؤس اور ریچھ گھر کا ایک حصہ بالکل مکمل ہو چکا ہے۔بقیہ کام جن میں برڈایوری، آفس بلاک ولیبارٹری، پارکنگ پلازہ،انٹری گیٹس کی تعمیر نو،پبلک ٹوئیلٹ ،لیپرڈ ہاؤس کا کام ہونا باقی ہے جوکہ آئندہ مالی سال میں شروع ہوں گے۔

(ب) ماسٹر پلان کی تکنیکی تبدیلی کی وجہ سے وقت درکار تھا اور اس کے لئے مختلف محکموں کی آراء اور منظوری درکار تھی اس لئے اس کام کی تکمیل میں تاخیر ہوئی اور کوئی فرد واحد اس میں بلاواسطہ ذمہ دار نہ تھا لہذا انضباطی کارروائی کا جواز موجود نہ تھا۔

محکمہ جنگلی حیات کے عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5109:انجینئر قمرالاسلام راجہ :کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ جنگلی حیات کا کل عملہ کتنے افراد پر مشتمل ہے اور سال 2009-10کے بجٹ میں اس کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے نیز اس مالی سال میں محکمہ کو اپنے وسائل سے کتنی رقم ملنے کی توقع ہے؟

(ب) غیر قانونی شکار پر سال 2008-09میں محکمہ نے کل کتنے افراد کا چالان کیا اور اس عرصہ میں کل کتنے افراد سزایاب ہوئے؟

(ج) محکمہ نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے موجودہ مالی سال میں کسی قسم کی آگہی مہم چلانے کا پروگرام بنایا ہے اگر بنایا ہے تو اس کی نوعیت کیا ہے اور اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ جنگلی حیات کا کل عملہ 1,864افراد پر مشتمل ہے۔ سال10-2009کے بجٹ میں اس کے لئے-/25,39,10,000روپے رقم مختص کی گئی ہے اوراس سال محکمہ کواپنے وسائل سے کوئی رقم نہ ملتی ہے۔ موصول ہونے والے محاصل سرکاری خزانہ میں چلے جاتے ہیں۔

(ب) سال2008(ازیکم جنوری تا31-دسمبر)کے دوران3794افراد کا چالان کیا گیا اور کل 22افراد بذریعہ عدالت سزایاب ہوئے۔

سال 2009(ازیکم جنوری تا 31-دسمبر)کے دوران3818افراد کا چالان کیا گیا اور کل 115افراد بذریعہ عدالت سزایاب ہوئے۔

(ج) جاری مالی سال میں بذریعہ اخبارات (پرنٹ میڈیا)عوامی آگاہی /اشتہاری مہم میں مقامی جنگلی حیات کے تحفظ / کنزرویشن،اور ان کی نسل کشی روکنے کے لئے عوام کوقوانین پر عملدرآمد کی ترغیب دی گئی ہے اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے اطلاع عام اورانتباہ کے اشتہار جاری کئے گئے اوراس کے لئے15لاکھ روپے مختص کئے گئے۔ علاوہ ازیں براہ راست رابطہ عوام مہم بھی جاری ہے جس میں جانوروں کے تحفظ اور فروغ کے لئے عوام الناس کوآگاہ کیا جاتا ہے۔

مداریوں کے نئے لائسنسز کے اجرا پر پابندی کی وجوہات

*5345: محترمہ نسیم لودھی: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ سال2009 میں محکمہ جنگلی حیات نے مداریوں پر نئے لائسنس جاری کرنے پر پابندی عائد کررکھی تھی، نئے لائسنس جاری کرنے پر پابندی کن وجوہات کی بناء پر عائد کی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

بندراور ریچھ کی نسل میں کمی کے باعث نئے لائسنس جاری کرنے پر1991 سے پابندی عائد کی گئی تھی جس پر پچھلے20سال سے عمل ہورہاہے اور سال2009میں بھی پابندی برقرار تھی تاکہ ان کی نسل کو بچایا جاسکے۔

لاہور، جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*5473: جناب وسیم قادر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں محکمہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے اس وقت کتنے رقبہ پر جنگل ہے کتنا رقبہ خالی پڑا ہے اور کتنا رقبہ کن کن ناجائز قابضین کے پاس ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات لاہور کو 2009 میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) 2009 کے دوران لاہور میں لکڑی چوری کے کتنے کیسز کا اندراج ہوا اور اس میں کتنے ملازمین ملوث پائے گئے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز قابضین سے قبضہ لینے اور جنگلات کی قیمتی لکڑی چوری کرنے والے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لاہور میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ = 2343 ایکڑ ہے۔

(1)	جلو فارسٹ	=456 ایکڑ
(2)	شاہدرہ فارسٹ	=1615 ایکڑ
(3)	اینو بھٹی (Anno bhethi)	=272 ایکڑ

جلو فارسٹ	456 ایکڑ پر فارسٹ پارک بنایا گیا ہے۔
شاہدرہ فارسٹ	678 ایکڑ رقبہ میں سے 75 ایکڑ پر جنگل ہے۔
	اور 601 ایکڑ خالی ہے۔ 2.5 ایکڑ پر قبرستان بنا ہوا ہے۔
کرول جنگل	545 ایکڑ رقبہ میں سے 50 ایکڑ پر جنگل ہے۔
	495 ایکڑ خالی ہے۔
جھگیاں جنگل	392 ایکڑ میں سے 70 ایکڑ پر جنگل ہے۔
	اور 322 ایکڑ خالی ہے۔
اینو بھٹی	272 ایکڑ رقبہ میں سے 202 ایکڑ پر جنگل اور رقبہ پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(ب) 2009 کے دوران محکمہ جنگلات کو دو کروڑ چھہتر لاکھ اٹھتر ہزار روپے آمدن ہوئی۔

(ج) 2009 کے دوران لاہور میں لکڑی چوری کے 41 عدد کیس اندراج ہوئے جس میں محکمہ جنگلات کا کوئی ملازم ملوث نہ پایا گیا۔

(د) لکڑی چوری میں کوئی ملازم ملوث نہ پایا گیا ہے۔

فش فارمنگ کے لئے قرضہ حاصل کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*5476: جناب وسیم قادر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت فش فارمنگ کے لئے آسان شرائط پر قرضہ دے گی جو 2 فیصد مارک اپ پر دیا جائے گا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ قرضہ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم ایک فرد کو کتنا دیا جائے گا اور اس کا طریق کار کیا ہو گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی نہیں۔ 2 فیصد مارک اپ پر قرضہ دینے کی کوئی سکیم فی الحال حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

محکمہ ماہی پروری کی آمدن کے ذرائع و دیگر تفصیلات

*5771: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کی آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

(ب) محکمہ ماہی پروری اپنی آمدن میں اضافہ کے لئے مزید کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ ماہی پروری پنجاب کی آمدن کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

1۔ قدرتی پانیوں کی نیلامی (leases)

2۔ بچہ مچھلی کی فروخت

3۔ اجراء لائسنس برائے شکار مچھلی۔

(ب) محکمہ ماہی پروری پنجاب نے اپنی آمدن میں اضافہ کے لئے ہیچروں اور نرسریوں پر کئی ترقیاتی سکیمیں شروع کی ہیں جن کا مقصد مچھلی اور بچہ مچھلی کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنا ہے۔ان ترقیاتی سکیموں کے نام درج ذیل ہیں۔

1. Improvement and Renovation of Existing Hatcheries
2. Reactivation of Retrieved Nursery Units
3. Promotion of Shrimp Culture in Saline & Brackish Waters
4. Estt. Of Biodiversity Hatchery at Chashma
5. Est. Mahseer Fish Hatchery in Semi Cold Water
6. Studies on physiological/reproductive behaviour of Carnivorous fish species

ضلع چنیوٹ محکمہ جنگلات کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*5773: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگلات ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ج) اس ضلع میں یکم جنوری 2009 سے آج تک کتنی لکڑی فروخت کی گئی؟

(د) اس ضلع میں مذکورہ عرصہ میں کتنے لکڑی چور پکڑے گئے؟

(ہ) اس عرصہ میں لکڑی چوری میں ملوث کتنے سرکاری ملازمین پائے گئے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) کل رقبہ = 1500 ایکڑ
چک سرکار =
چک مہترومہ =
بیلہ منگھینی =

(ب) 1500ایکڑ کل رقبہ ہے۔ خالی پڑا ہے اور دریا کا پاٹ ہے۔ جنگلوں کا نام چک سرکار، چک مھترومہ، منگھینی ہے۔

(ج) 116درخت فروخت ہوئے۔3591.23 شیشم یونٹ رقم۔/8,78,936روپے۔

(د) لکڑی چوری میں45ملزمان پکڑے گئے۔

(ہ) آٹھ ملازمین لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے جن کے نام وعہدہ درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	گریڈ
1	غلام حیدر	فارسٹر	11
2	محمد اکرم	فارسٹ گارڈ	9
3	اعجاز حسین	فارسٹ گارڈ	9
4	اکبر علی	فارسٹ گارڈ	9
5	ثناءاللہ	فارسٹ گارڈ	9
6	رضوان بشیر	فارسٹ گارڈ	9
7	محمد اعجاز	فارسٹ گارڈ	9
8	محمد نواز	فارسٹ گارڈ	9

چڑیا گھر لاہور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*6071: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چڑیا گھر لاہور میں کل کتنے ملازمین ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور میں بیشتر ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کرتے ہیں، ان کو کب تک ریگولر کر دیا جائے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لاہور چڑیا گھر میں کل150 ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں79 ریگولر5 کنٹریکٹ اور66 ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔

(ب) لاہور چڑیا گھر میں66ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں حکومت پنجاب کی طے شدہ / منظورہ شدہ پالیسی کے تحت ہی ان ملازمین کو ریگولر کیا جائیگا۔

مداریوں کو نئے لائسنس جاری کرنے کی تفصیلات

*6256: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں سال2000 میں محکمہ جنگلی حیات نے مداریوں پر نئے لائسنس جاری کرنے پر پابندی عائد کر دی تھی؟

(ب) مذکورہ پابندی کن وجوہات کی بناء پر عائد کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مداریوں پر نئے لائسنس جاری کرنے پر پابندی 1991 میں نافذ کی گئی تھی۔

(ب) محکمہ نے بندر اور ریچھ کی نسل کو بچانے کے لئے یہ پابندی عائد کی۔

ضلع قصور۔ شجرکاری مہم کے دوران لگائے گئے پودوں کی تفصیلات

*6321: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2007-08، 2008-09، 2009-10 میں ضلع قصور میں کتنے پودے لگائے گئے اور ان سالوں میں شجرکاری مہم کے لئے کتنا بجٹ خرچ کیا گیا؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں لگائے گئے پودے اب کس پوزیشن میں ہیں محکمہ ان پودوں / درختوں کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سال2007-08، 2008-09، 2009-10 میں جو پودے لگائے گئے اور ان پر جو بجٹ خرچ ہوا سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	جگہ / مقامی شجرکاری	تعداد پوداجات	خرچ
2007-08	نہری ذخیرہ چھانگامانگا پلانٹیشن	217800	653400
2008-09	نہری ذخیرہ چھانگامانگا پلانٹیشن شجرکاری برلب انہار	464054	2363745
		323861	
2009-10	نہری ذخیرہ چھانگامانگا پلانٹیشن شجرکاری برلب انہار	439656	1848068
		175700	
میزان		1621071	4863213

(ب) مذکورہ عرصہ میں لگائے گئے پودوں کی شرح کامیابی 90 فیصد ہے پودوں کی حفاظت کے لئے باقاعدہ عملہ تعینات ہے اور پودوں کی بہتر نشوونما کے لئے ان کی حسب ضرورت آبپاشی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی کی جاتی ہے۔

مظفر گڑھ، جنگلات کے رقبہ اور قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*6329: **ملک بلال احمد کھر**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مظفر گڑھ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے جس پر جنگلات کے درخت موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹ ادو کے جنگلات عیسن والا، ڈانڈیوالہ، بیٹ زینی پر مقامی لوگوں نے قبضہ کیا ہے، اگر قبضہ کیا ہے تو محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) مظفر گڑھ فارسٹ ڈویژن کے 11910 ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔

(ب) عیسن والا جنگل کے تقریباً 50 ایکڑ رقبہ پر مقامی لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو مظفر گڑھ نے محکمہ کی کوشش پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کوٹ ادو کی سربراہی میں عملہ ریونیو و جنگلات پر مشتمل رقبہ کی حد براری اور واگزار کئے جانے کی بابت کمیٹی تشکیل دی ہے۔ بوجہ آمد سیلاب فی الحال کارروائی ملتوی کی گئی ہے۔ صورتحال کے معمول پر آنے پر ناجائز تجاوزات واگزار کرائی جائیں گی۔

ڈانڈے والا جنگل ضلعی گورنمنٹ مظفر گڑھ کے چارج میں ہے۔ جنگل مذکور کی ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے حد براری مکمل کر لی ہے اور ان کی مدد سے 120 ایکڑ رقبہ واگزار کرا لیا گیا ہے۔ اس وقت اس جنگل میں کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

بیٹ سوہنی زینی جنگل کے 100 ایکڑ رقبہ پر ملحقہ زمینداران قابض تھے جو ان سے واگزار کرا لیا گیا ہے۔ سال 09-2008 میں 50 ایکڑ اور 10-2009 میں 50 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کر دی گئی ہے۔

صوبہ میں قائم نیشنل پارکس سے متعلقہ تفصیلات

*6363: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں کتنے نیشنل پارک کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان پارکوں کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) ان پارکوں میں عوام الناس کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ میں تین نیشنل پارک ہیں۔ جن میں لال سوہانرا، مری/کوٹلی ستیاں/کہوٹہ اور کالاچٹا نیشنل پارک ہیں جو بالترتیب ضلع بہاولپور، راولپنڈی اور اٹک میں واقع ہیں۔ ان تینوں میں سے تفریح کے طور پر لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ مری/کوٹلی ستیاں، کہوٹہ اور کالاچٹا نیشنل پارک ماحولیاتی آلودگی اور ہر طرح کی نباتات کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے نوٹیفائی کیا گیا ہے۔

(ب) لال سوہانرا نیشنل پارک 162568 ایکڑ، کالاچٹا نیشنل پارک 91,342 ایکڑ جبکہ مری/کوٹلی ستیاں/کہوٹہ تحصیل مری کہوٹہ صرف 142285 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ج) لال سوہانرا نیشنل پارک کی دیکھ بھال کے لئے سال 09۔2008 اور 10۔2009 میں جو رقم خرچ کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	2008۔09	2009۔10
دیکھ بھال (غیر ترقیاتی)	-/10526695 روپے	-/7190312 روپے
برائے اضافی سہولیات (ترقیاتی)	-/7016000 روپے	-/1263334 روپے
میزان:	-/17542695 روپے	-/8456646 روپے

(د) لال سوہانرا نیشنل پارک میں عوام کے لئے مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

1۔چلڈرن پارک	11۔بچوں کے لئے جھولے
2۔چھوٹا چڑیا گھر (Mini Zoo)	12۔bamboo ہٹ
3۔گراسی لان	13۔میز کرسیاں اور بنچ
4۔زیبائشی پودے	14۔کنٹین
5۔Rose Garden	15۔پینے کا ٹھنڈا پانی

6۔کشتی رانی
7۔TDCP موٹل
8۔کالے ہرنوں کی افزائش گاہ
9۔روشنی کا انتظام
10۔آبشار
16۔پبلک پارکنگ
17۔پبلک ٹائلٹ
18 مسجد
19۔ڈسٹ بن

پنجاب میں شجر کاری مہم کے دوران لگائے گئے پودوں کی تفصیلات

*6433: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 09-2008 اور 10-2009 میں شجر کاری مہم کے دوران محکمہ جنگلات نے پنجاب میں مختلف مقامات پر پیپل اور بوہڑ وغیرہ کے پودے لگائے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو لگائے گئے پودوں کی قسم مع کل تعداد اور شجر کاری مہم پر کل خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی، ہاں یہ درست ہے کہ سال 09۔2008 اور 10۔2009 کی شجر کاری مہم کے دوران لاہور شیخوپورہ فارسٹ ڈویژن اور قصور فارسٹ ڈویژن نے بالترتیب 800 اور 350 پودے پیپل اور بوہڑ کے لگائے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ڈویژن	جگہ شجر کاری	سال	تعداد پودہ جات
لاہور شیخوپورہ فارسٹ ڈویژن	(i) جلو پارک	2008۔09	بوہڑ: 250
	(i) گرین بیلٹ میڈین داروغہ والا سے واہگہ	2009۔10	پیپل: 200 بوہڑ: 200
	(ii) جلو پارک	2009۔10	پیپل: 50 بوہڑ: 50
	(iii) لاہور قصور روڈ	2009۔10	بوہڑ: 50
قصور	(i) چھانگا مانگا	2008۔09	بوہڑ: 200
فارسٹ ڈویژن	(i) لاہور قصور روڈ میڈین	2009۔10	بوہڑ: 150
ٹوٹل: 1150			

(ب) لاہور شیخوپورہ فارسٹ ڈویژن اور قصور فارسٹ ڈویژن میں لگائے گئے پیپل اور بوہڑ کی کل تعداد 1150 ہے اور ان کی شجر کاری پر -/120000 روپے خرچ ہوئے۔

صوبہ میں وائلڈ لائف پارکوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6439: سیدہ ماجدہ زیدی: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ جنگلات نے صوبہ کے کتنے مقامات پر کل کتنے وائلڈ لائف پارک قائم کر رکھے ہیں؟

(ب) ان پارکوں میں عام طور پر کون کون سے جنگلی پرندوں اور جانوروں کی حفاظت اور افزائش کی جاتی ہے نیز ان پر اٹھنے والے سال 09-2008 اور 10-2009 کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت دس وائلڈ لائف پارکس اور چار وائلڈ لائف بریڈنگ سنٹر قائم ہیں۔ تفصیل جدول نمبر 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان پارکوں میں عام طور پر جنگلی جانورں جن میں نیل گائے، کالاہرن، چنکارہ، پاڑہ، چیتل، گوڑل، شیر، بندر، اور اڑیال جبکہ جنگلی پرندوں میں مور مختلف اقسام کے فیزنٹ، طوطے، کبوتر، گینی فاؤل، کونجیں، مگ اور مرغابیاں وغیرہ کی حفاظت اور افزائش کی جاتی ہے نیز ان پر اٹھنے والے سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے اخراجات کی تفصیل جدول نمبر 2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع بہاولپور میں محکمہ جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*6465: جناب محمد یار ہراج: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ ہذا کا کتنا رقبہ ہے، کتنے رقبے پر کس کس جگہ جنگل ہے کتنا رقبہ خالی اور کتنا زیر کاشت ہے؟

(ب) سال 2007 سے آج تک اس ضلع میں واقع جنگلات سے آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2007 سے آج تک اس ضلع میں کس کس جگہ کتنے ایکڑ پر جنگل لگایا گیا اور کون کون سے درخت لگائے گئے ہیں؟

(د) اس وقت اس ضلع میں محکمہ ہذا کا کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے ناجائز قابضین کے نام، ولدیت، پتاجات اور رقبہ مع جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس ضلع میں آئندہ سال حکومت کتنے رقبے پر مزید جنگل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ ہذا کا رقبہ 1,78,113.78 ایکڑ ہے۔ رقبہ اور جگہ جہاں جنگل ہے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جگہ جنگل	کل رقبہ	زیر کاشت (نہری ذخیرہ)	رقبہ قدرتی صحرا	خالی رقبہ
1۔لال سوہانرا پلانٹیشن	20974	8409.28	12,564.72	--
2۔لاڈم سر پلانٹیشن۔I	98,414	5810.74	92,603.26	--
3۔لاڈم سر پلانٹیشن۔II	43,180	4209.90	38,970.10	--
4۔بہاولپور پلانٹیشن	1316.78	991.78	NIL	325.00
5۔چک کٹورہ	1250.00	700.00	–	550.00
6۔شاہی والا پلانٹیشن	2,979.00	944.00	2035.00	NIL
7۔جانوالہ	10,000.00	Nil	10,000.00	NIL
میزان ضلع بہاولپور	1,78,113.78	21,065.70	1,56,173.08	875.00

(ب) ضلع بہاولپور میں 2007 سے آج تک ہونے والی آمدنی اور اخراجات کی سال وار تفصیل

2007-08 (ملین)

	آمدن	خرچہ
لال سوہانرا نیشنل پارک	4.20	25.94
بہاولپور	0.35	1.86
شاہی والا	NIL	0.26
چک کٹورہ	2.50	0.43
میزان	7.05	28.49

2008-09 (ملین)

	آمدن	خرچہ
لال سوہانرا نیشنل پارک	18.56	33.20
بہاولپور	0.09	0.95
شاہی والا	NIL	0.33
چک کٹورہ	--	0.78
میزان	18.65	35.26

2009۔10(ملین)

	آمدن	خرچہ
لال سوہانرا نیشنل پارک	27.78	36.34
بہاولپور	0.45	0.94
شاہی والا	NIL	0.31
چک کٹورہ	5.97	0.27
میزان	34.20	37.86

2010۔11(July،2010)(ملین)

	آمدن	خرچہ
لال سوہانرا نیشنل پارک	1.17	1.06
بہاولپور	NIL	0.04
شاہی والا	NIL	0.02
چک کٹورہ	NIL	NIL
	1.17	1.12

(ج) ضلع بہاولپور میں سال 2007 سے آج تک 428.60 ایکڑ رقبہ پر جنگل لگایا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	جگہ جہاں جنگل لگایا گیا	رقبہ کاشت کیا گیا	قسم درخت جو لگائے گئے
2007۔08	بہاولپور پلانٹیشن	165ایکڑ	شیشم، کیکر وغیرہ
2008۔09	لاڈم سر۔II پلانٹیشن	100ایکڑ	شیشم، کیکر وغیرہ
2009۔10	لاڈم سر۔II پلانٹیشن	125ایکڑ	شیشم، کیکر وغیرہ
2008۔09	چک کٹورہ	2ایکڑ	کیکر
2009۔10	چک کٹورہ	36.6ایکڑ	(کیکر، شیشم، سفیدہ)
	میزان	428.6ایکڑ	

(د) ضلع بہاولپور میں لال سوہانرا نیشنل پارک کا 250 ایکڑ رقبہ پر ڈیزرٹ رینجر بہاولپور نے قبضہ کیا ہوا ہے یہ رقبہ لاڈم سر۔II جنگل کی مستطیل نمبر 351 کا ہے۔

(ہ) ضلع بہاولپور میں 2010۔11 سال 497.20 ایکڑ پر جنگل لگانے کا پروگرام ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جگہ جہاں جنگل لگانے کا پروگرام	رقبہ ایکڑ
بہاولپور پلانٹیشن	375.00
لاڈم سر۔II پلانٹیشن	75.00
چک کٹورہ	47.20
میزان:	497.20

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ جنگلات کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*6771: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے اور کس کس موضع / شہر گاؤں میں ہے؟

(ب) کتنے رقبے پر درخت ہیں اور کتنا رقبہ بنجر غیر آباد پڑا ہوا ہے؟

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی رقم سالانہ شجرکاری پر خرچ ہوئی کتنے درخت کس کس قسم کے لگائے گئے؟

(د) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں محکمہ جنگلات کو کل کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(ہ) کیا حکومت نے مذکورہ ضلع میں ان سالوں کے دوران شجرکاری پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروائی ہیں ہاں تو اس کی رپورٹ فراہم کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ درج ذیل ہے:۔

(1 Compact Forest

Reserve Forest 11734 ایکڑ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(2) Linear Plantation

انہار 572 میل

سڑکات 146 کلومیٹر

(ب) 7120 ایکڑ پر درخت موجود ہیں جبکہ 4614 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہے۔

(ج) سال 09-2008 میں ضلع منڈی بہاؤالدین میں سالانہ شجرکاری پر مبلغ ایک کروڑ ستاون لاکھ اکسٹھ ہزار روپے خرچ ہوئے اور کل چھ لاکھ چون ہزار پودے از قسم سفیدہ، شیشم اور کیکر لگائے گئے۔

اس طرح 10-2009 میں اس ضلع میں سالانہ شجرکاری پر مبلغ ایک کروڑ پینتیس لاکھ پچیس ہزار اور کل چار لاکھ چار ہزار پودے از قسم سفیدہ، شیشم اور کیکر لگائے گئے۔

(د) سال 09-2008 میں محکمہ جنگلات کو درج ذیل مد میں جو رقم فراہم کی گئی تفصیل یہ ہے۔

(1) شجرکاری 350 ایونیو میل (کینال سائیڈ) 58.82 لاکھ روپے

(2) شجرکاری 522 ایکڑ 50.11 لاکھ روپے (Daphar Plantation)

(3) خرید ٹریکٹر دو عدد 20 لاکھ روپے

(4) خرچ تیل برائے پیٹر انجن 17.73 لاکھ روپے

ٹوٹل 146.66 لاکھ روپے

خرچ maintenance شجرکاری 08-2007 10.95 لاکھ روپے

کل رقم 157.61 لاکھ

اس طرح 10-2009 میں محکمہ جنگلات کے درج ذیل مد میں جو رقم فراہم کی گئی تفصیل یہ ہے

a. شجرکاری 58 ایونیو میل (کینال سائیڈ) 3.48 لاکھ روپے

(2) خرچہ maintenance سال 09-2008 2.45 لاکھ روپے

(3) خرچہ maintenance سال 08-2007 8.40 لاکھ روپے

(4) خرچہ تیل 13.12 لاکھ روپے

(5) شجرکاری 518 ایکڑ 62.26 لاکھ روپے (ڈفر جنگل، بیلہ مرید)

(6) خرچہ maintenance سال 09-2008 23.49 لاکھ روپے

کل رقم 135.25 لاکھ روپے

(ہ) جی ہاں! ان دو سالوں کی گورنمنٹ نے evaluation کروائی ہے جس کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین، ڈفر پلانٹیشن کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*6772: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) منڈی بہاؤالدین میں ڈفر پلانٹیشن کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر درخت ہیں اور کتنے رقبہ پر جڑی بوٹیاں ہیں؟

(ج) ان میں کتنے بلاک ہیں، ہر بلاک کا رقبہ اور درختوں کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس کا کتنا رقبہ کس کس ادارے / شخص کو کس کس مقصد کے لئے کب دیا گیا؟

(ہ) اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) اس جنگل کی سال09۔2008اور10۔2009کی آمدن /اخراجات بتائیں؟

(ز) اس جنگل میں اس وقت کتنی لکڑی سوختہ کہاں کہاں پڑی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ڈفر پلانٹیشن کا کل رقبہ7212ایکڑ ہے۔

(ب) 2800ایکڑ رقبہ پر درخت موجود ہیں جبکہ3113ایکڑ رقبہ پر مسکٹ، کا نام موجود ہے۔

(ج) ڈفر جنگل میں چار بلاک ہیں ہر بلاک کا رقبہ اور درختوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام بلاک	کل رقبہ	تعداد درختاں (لاکھ)
1	بلاک نمبر1	1806ایکڑ	5.60
2	بلاک نمبر2	1823ایکڑ	3.14
3	بلاک نمبر3	1865ایکڑ	4.12
4	بلاک نمبر4	1718ایکڑ	3.28
	کل بلاک4	7212ایکڑ	16.14لاکھ

(د) اس کا رقبہ کسی ادارے کو نہ دیا گیا ہے۔ تاہم سال09۔2008 میں 70۔163ایکڑ رقبہ ایگرو فارسٹری کے لئے ٹھیکہ پر دیا گیا اور اس طرح سال10۔2009میں بھی116.67ایکڑ رقبہ ایگرو فارسٹری کے لئے ٹھیکہ پر دیا گیا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کل18سرکاری ملازمین اس کی دیکھ بھال کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(و) اس جنگل کی سال09۔2008اور10۔2009کی آمدن /اخراجات حسب ذیل ہیں۔

1۔سال09۔2008

آمدن	اخراجات
انہتر لاکھ اڑتیس ہزار روپے	اکیاسی لاکھ اکانوے ہزار روپے

2۔سال10۔2009

آمدن	اخراجات
باسٹھ لاکھ انچاس ہزار روپے	ایک کروڑ تیئس لاکھ پچانوے ہزار روپے

(ز) اس وقت سیل ڈپو ڈفر میں2791مکسر فٹ ٹمبر اور2375مکسر فٹ بالن موجود ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں جنگلات میں اضافہ کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل

12: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت صوبہ بھر میں جنگلات کے اضافہ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) اس وقت ضلع وار کل کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں ضلع وار جنگلات کے رقبہ میں کل کتنا اضافہ کیا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات کے اضافہ کے لئے Enhancing Tree cover in Punjab کے نام سے ایک سکیم چلائی جارہی ہے تاکہ صوبہ میں جنگلات میں اضافہ کیا جاسکے۔اس سکیم کے تحت لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خوشاب	میانوالی	بھکر	اٹک	چکوال	جہلم	میزان
75ایکڑ	375ایکڑ	25ایکڑ	117ایکڑ	190ایکڑ	137ایکڑ	919ایکڑ

اس کے علاوہ جنگلات میں اضافہ کے لئے مختلف ترقیاتی سکیمیں تیار کی جاچکی ہیں اور یہ منظوری کے مراحل سے گزر رہی ہیں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شمالی زون راولپنڈی میں لگائے گئے جنگلات کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

ضلع	جنگلات رقبہ ایکڑوں میں	جنگلات رقبہ A.V.Mile
سرگودھا	86	1463
خوشاب	25488	427
میانوالی	20080	740
بھکر	5889	1115
راولپنڈی	148237	544
جہلم	95654	200
چکوال	155766	375

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں جنگلات کے رقبہ میں کئے گئے اضافہ کی ضلع وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں ریشم کے کیڑوں کی پرورش اور پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

149: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ جنگلات ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے لئے شہتوت کی شجرکاری کا کوئی منصوبہ بنانے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو وضاحت فرمائیں؟

(ب) کیا صوبہ میں اس وقت ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے ذریعے ریشم حاصل کیا جارہا ہے، اگر ہاں تو کون کون سی جگہ اور کتنی مقدار میں؟

(ج) کیا حکومت ریشم کے کیڑوں پر تحقیقات کے لئے جدید طرز کی تجربہ گاہیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب اور کہاں پر؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ جنگلات شعبہ ریشم سازی کے زیر انتظام توت کی شجرکاری کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ پہلے ہی سے زیر عمل ہے۔ اس منصوبے کے مطابق 300 ایکڑ سرکاری رقبہ پر بحساب 140 ایکڑ چھانگا مانگا ضلع قصور، 100 ایکڑ ڈفر ضلع منڈی بہاؤالدین اور 60 ایکڑ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں توت کی شجرکاری رواں سال میں کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں 1000 ایکڑ نجی رقبہ جات پر توت کی شجرکاری کا پروگرام جاری ہے جو سال 2010 میں مکمل ہو جائے گا۔

(ب) صوبہ پنجاب میں اس وقت ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے ذریعے قدرتی ریشم حاصل کیا جارہا ہے۔ اس وقت 300 پیکٹ ریشم کے کیڑوں کے انڈوں کی پرورش چھانگا مانگا، منڈی بہاؤالدین، سرائے عالمگیر، سرگودھا، خوشاب، فیصل آباد، گوجرانوالہ، چیچہ وطنی، میاں چنوں اور بہاولپور وغیرہ کے دیہی علاقوں میں پرورش کی گئی ہے۔ اس سے 9000 کلوگرام قدرتی ریشم تیار ہوا ہے جس کی مالیت تقریباً ستائیس لاکھ سے زائد ہے۔

(ج) چار سالہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت اعلیٰ قسم کے ریشم کے کیڑوں کے انڈوں کی پیداوار کے لئے مری، ضلع راولپنڈی اور جوہر آباد ضلع خوشاب میں بالترتیب 4200 مربع فٹ اور 4500 مربع فٹ کی جدید طرز پر تجربہ گاہیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ ان تجربہ گاہوں میں 3000 سلک سیڈ پیکٹ کی تیاری کا ایک جامع منصوبہ زیر عمل ہے۔

لال سوہانرا نیشنل پارک میں پودوں اور جانوروں کی سہولیات کی تفصیلات

150: چودھری اسد اللہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور کتنے رقبے پر محیط ہے اور اس میں پودوں کی کتنی اقسام ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ پارک میں ہر سال پودوں کی شجرکاری کی جاتی ہے، اگر ہاں تو 2007 سے اب تک ہر سال کتنی شجرکاری کی گئی ہے اور اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) کیا مذکورہ پارک میں کوئی جانور بھی رکھے گئے ہیں اگر ہاں تو ان کی اقسام اور تعداد کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ پارک میں عوام کی سہولت کے لئے کوئی ریسٹ ہاؤس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور کل 162568 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پلانٹنگ ایریا	=	18304 ایکڑ
ڈیزرٹ ایریا	=	139484
تالاب ایریا	=	4780 ایکڑ
میزان	=	162568 ایکڑ

لال سوہانرا نیشنل پارک ایریا میں شیشم، کیکر، سفیدہ کی اقسام کے درخت لگائے ہیں۔ اس کے علاوہ جنڈ، بیری، اجال وغیرہ کی اقسام موجود ہیں۔

(ب) لال سوہانرا نیشنل پارک کے ایریا میں ہر سال شجرکاری نہیں کی جاتی۔

(ج) نیشنل پارک میں جنگلہ جات کے اندر درج ذیل قسم کے جانور رکھے گئے ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے۔

کالے ہرن	=	482
چنکارہ ہرن	=	88
نیل گائے	=	23
گینڈے	=	02
چیتنل ہرن	=	03

بندر	=	03
نیلے مور	=	111
کومن ڈکس	=	57
کیرولین ڈکس	=	93
طوطے	=	04
میکاؤطوطے	=	02
آسٹریلوی طوطے	=	01
راج ہنس	=	18
گنی فاؤل	=	04
کوئل	=	02
کونج	=	02

(د) عوام کی سہولت کے لئے لال سوہانرا نیشنل پارک میں برجی نمبر 50 پر ایک ریسٹ ہاؤس بنایا گیا ہے جس میں دو کمرے اچھی حالت میں ہیں باقی دو انتہائی چھوٹے اور پرانی طرز کے بنے ہوئے ہیں جو کہ عوام کی سہولت کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔

تحصیل جڑانوالہ، جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

191: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل جڑانوالہ میں کل کتنا رقبہ محکمہ جنگلات کے زیر استعمال ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس رقبہ پر محکمہ جنگلات نے پچھلے پانچ سال میں کتنے درخت لگائے؟

(ج) آج اس رقبہ پر کتنے درخت ہیں اور اس رقبہ پر پچھلے پانچ سال میں آمدن اور خرچ کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) اس رقبہ پر تعینات عملہ کی تعداد اور تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) اس رقبہ میں سے جو رقبہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(و) رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے کیا کوششیں کی گئیں؟

(ز) اس رقبہ میں سے فوج کو کتنا رقبہ دیا گیا ہے، کیا اس میں سے کسی رقبہ پر فوج کا قبضہ بھی ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تحصیل جڑانوالہ میں رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جنگلات	سڑکات	نہریں
940ایکڑ	107کلومیٹر	19.80کلومیٹر

(ب) صوبائی محکمہ جنگلات نے پچھلے 5 سالوں میں جڑانوالہ میں تقریباً 98000پودوں کی شجرکاری کی ہے۔

(ج) صوبائی محکمہ جنگلات کے رقبہ پر کل 25991درخت ہیں اس رقبہ پر پچھلے پانچ سالوں میں آمدن اور خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خرچہ	آمدن
-/10,08,310	-/2,90,05,000

(د) صوبائی محکمہ جنگلات میں اس وقت رقبہ کی دیکھ بھال کے لئے عملہ کی تعداد اور تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	تعداد
ایس ڈی ایف او	1
بلاک آفیسر	2
فارسٹ گارڈ	23
کل تعداد	26

(ہ) صوبائی محکمہ جنگلات کے اس رقبہ میں سے صرف چکوریزروائر میں 6ایکڑ رقبہ پر ناجائز قبضہ ہے۔

(و) رقبہ واگزار کروانے کے لئے کیس ممبر ریونیو بورڈ پنجاب فیصل آباد کی عدالت میں زیر سماعت ہے عدالت نے ناجائز قابض کے حق میں Stay Order جاری کیا ہوا ہے اس کی آئندہ پیشی 16-7-2010 مقرر ہوئی ہے۔

(ز) محکمہ جنگلات نے جڑانوالہ سے پاک فوج کو کوئی رقبہ ابھی تک الاٹ نہیں کیا ہے مگر پاک فوج نے کمپارٹمنٹ نمبر A-26,B26 اور 27 کے 90ایکڑ اس کے علاوہ ہائی لیول راجباہ برجی نمبر 82 تا 104 بائیں اور دان گلی راجباہ برجی نمبر 15 تا 37 دائیں پر بھی شجرکاری رچنادوآب پراجیکٹ فیز II کے تحت کی ہے۔

جناب سپیکر: اب جناب منور احمد گل صاحب مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

نشان زدہ سوال نمبر1619اور2211کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب منور احمد گل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر 1619 پیش کردہ میاں نصیر احمد اور نشان زدہ سوال نمبر 2211 پیش کردہ رانا محمد افضل خان کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"نشان زدہ سوال نمبر 1619 پیش کردہ میاں نصیر احمد اور نشان زدہ سوال نمبر 2211 پیش کردہ رانا محمد افضل خان کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر 1619 پیش کردہ میاں نصیر احمد اور نشان زدہ سوال نمبر 2211 پیش کردہ رانا محمد افضل خان کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: پیر ولایت شاہ کھگہ صاحب مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 1749 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پیر ولایت شاہ کھگہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر 1749 پیش کردہ جناب محمد حفیظ اختر چودھری ایم پی اے، پی پی-223 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر 1749 پیش کردہ جناب محمد حفیظ اختر چودھری ایم پی اے، پی پی-223 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر 1749 پیش کردہ جناب محمد حفیظ اختر چودھری ایم پی اے، پی پی-223 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں پچھلے تین چار سیشن سے ایک گزارش کرتا آیا ہوں کہ ہمارے ہاں پانی کا بڑا serious issue pending چلا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی متوجہ ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ ہمیں یہ پتا کروا کر دیں کہ خریف کی فصل کا تقریباً 37 ملین ایکڑ فٹ پانی تھا اس میں سے ہمیں کتنا پانی ملا کیونکہ سیلاب کی وجہ سے نہریں جولائی کے مہینے میں ہی بند کر دی گئی تھیں۔ اب ہم سن رہے ہیں کہ ربیع کی فصل کے لئے 15 فیصد پانی کی کٹوتی ہو گی۔ جو علاقے پہلے ہی سیلاب میں ڈوب گئے ہیں اب وہ پانی کی کٹوتی سے پیاسے مر جائیں گے لہذا مہربانی فرما کر مجھے وزیر صاحب سے پوچھ دیں کہ حکومت پنجاب کا اس پر کیا مؤقف ہے، ارسا کی جمعہ کو میٹنگ ہونی تھی لیکن شکر ہے کہ وہ نہیں ہوئی کیونکہ اس دن تو ہمارا کوئی ممبر ہی نہیں تھا۔ ہم پانی کے اتنے اہم معاملے کو serious کیوں نہیں لے رہے؟ [*********]

جناب سپیکر: لغاری صاحب! یہ بات تو آپ کی ٹھیک نہیں ہے۔ اس ہاؤس کے وہ معزز ممبر بھی ہیں اور سینئر منسٹر بھی ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ بے شک پرانا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ الفاظ ٹھیک نہیں ہیں۔ ان کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے انتہائی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، میں نے سن لیا ہے اور الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں۔ راجہ صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ ربیع کی فصل کے لئے پانی میں 15 فیصد کٹوتی ہو رہی ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ جناب محترم میرے بھائی لغاری صاحب! کیا میں عرض کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ مجھ سے مخاطب ہوں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): انتہائی ادب، انتہائی غلامانہ طریقے کے ساتھ کیا میں عرض کر سکتا ہوں، اگر وہ کہیں تو میں عرض کروں؟

جناب سپیکر: وہ کیسے کہیں گے؟ یہ تو میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کی بات کا جواب دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ بڑے سردار تھے اور وہی عادت ان کو پڑی ہوئی ہے۔ یہ سچ سننے کے عادی نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اجازت دیں تو میں غلامانہ طریقے کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ فرمائیں کیونکہ میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ کام کی حد تک بات کریں تو مناسب ہوگا۔ یہ بتائیں کہ 37 ملین ایکڑ فٹ پانی جو خریف کا تھا اس میں سے ہمیں کتنا دیا گیا اور ابھی ربیع کی فصل میں سے 15 فیصد کٹوتی کی خبریں آ رہی ہیں لہذا میری ان سے یہ گزارش ہے کہ مجھے بتائیں کہ حکومت پنجاب کا اس پر کیا مؤقف ہے؟ وہ علاقے جو سیلاب میں ڈوب گئے جن کی کپاس اور گندم کی فصلیں ڈوب گئی ہیں اب ربیع کی فصل کے لئے گندم اگانے کے لئے بھی ان کے پاس پانی نہیں ہوگا لہذا منسٹر صاحب مہربانی کر کے اپنی پالیسی کے متعلق ہمیں مستفید فرمائیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وہ 15 فیصد کٹوتی کے حوالے سے پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ بجا فرما رہے ہیں کہ سیلاب کی وجہ سے جب نہریں بند ہوئیں تو کچھ وہ علاقے جہاں سیلاب نہیں تھا وہاں بھی ہم پانی نہیں دے سکے۔ اس دفعہ پنجاب کے ممبر کی باری تھی اور اب پنجاب سے ہی چیئرمین ارسا appoint ہو گئے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنا پورا حصہ لیں گے۔ پچھلی دفعہ بھی وزیر اعلیٰ اور میں نے یقین دہانی کرائی تھی اور آج بھی میں یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ارسا کے شیڈول کے مطابق اپنے پورے حصے کا پانی لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر
ڈی سی او، ڈی پی او و دیگر افسران کا معزز ممبران اسمبلی سے استحقاق کے مطابق پیش آنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آج ہمیں ایم پی اے بنے اڑھائی سال ہو گئے ہیں۔ پنجاب کے اندر اگر سستی روٹی سے بھی کوئی سستی چیز ہے تو وہ پنجاب کا ایم پی اے ہے۔ میں بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے اندر جتنے D.C.Os اور DPOs لگائے گئے ہیں ان کے منہ سے آج بھی دودھ کی خوشبو آ رہی ہے لیکن ہماری عزت بھی محفوظ نہیں ہے۔ آج چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو میں floor کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہوں گا کہ پہلے بھی ہم بہت دفعہ کہہ چکے ہیں کہ اگر ہم DCO,DPO یا DSP کو فون کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ڈکیتی میں بندہ مطلوب ہے لیکن بعد میں پتا چلتا ہے کہ بیس ہزار لے کر وہ بندہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر پورے نو سال ہم لوگوں نے ڈکٹیٹر کا مقابلہ کیا ہے، کوڑے کھائے ہیں اور جیلیں بھگتی ہیں تو اِس دن کے لئے نہیں بھگتی تھیں۔ خدا کی قسم پنجاب کے اندر ایم پی اے کا دوسرا نام گالی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ اڑھائی اڑھائی لاکھ لوگوں کے ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں اور استحقاق کے مطابق ہم 21ویں گریڈ کے لوگ کہلائے جاتے ہیں لیکن ہمارا کوئی فون اٹھانا تو درکنار ring back کرنا بھی برداشت نہیں کرتا۔ آج مجھے یہ بات کہنے دیجئے بے شک میں حکومتی بنچوں پر بیٹھا ہوا ہوں لیکن جو بندہ ضمیر کی بات نہیں کرتا اس سے بڑا منافق اور بے ضمیر کوئی نہیں ہوتا۔ آج پنجاب کے اندر ڈاکے پڑ رہے ہیں، رشوت اپنے عروج پر ہے، پولیس نے دھندے شروع کئے ہوئے ہیں اور جس طرح لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے تو یہ تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج 25 بلین روپے رِنگ روڈ کے لئے رکھ دیئے گئے لیکن اس کسان کا کیا قصور ہے جو یہاں پانی کی بوند بوند کو ترس رہا ہے؟ اگر آج ہم ایک جگہ دانش سکول بنا رہے ہیں تو دوسری جگہ تعلیم کو نجکاری کی طرف لے جا رہے ہیں۔ میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ ہمارا feed back کیوں نہیں لیا جاتا اور ہم یہاں ہاؤس میں کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟ آج پنجاب کے اندر چند بیوروکریٹس کا راج

ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں اور اگر آج وہ وزیر اعلیٰ ہیں تو ہمارے ووٹوں کی وجہ سے ہیں، اگر ہم ان کو ووٹ نہ دیتے تو خدا کی قسم یہ آج وزیر اعلیٰ پنجاب نہ ہوتے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی ہے۔ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج چونکہ وزیر اعلیٰ یہاں موجود ہیں اس لئے میں اپنی بات پوری کر کے بیٹھوں گا۔ آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ یہاں پر موجود ہیں۔ ہم نے یہاں پر کتنی ماریں اور کتنے کوڑے کھائے ہیں پھر بھی اگر ہم لوگ ان قوتوں کے ہاتھوں میں کھیلیں گے تو اس جمہوریت کا کیا فائدہ ہے، آج پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) اس ملک کی دو بڑی جماعتیں ہیں تو آج کیا تماشا لگا ہوا ہے کہ ہم پھر اداروں کو لڑانا اور کمزور کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! بڑی مہربانی۔ پلیز تشریف رکھیں۔ اب لاء منسٹر صاحب کی بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے بھائی محترم بسراء صاحب نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت لے کر ایک لمبی چوڑی تقریر فرمائی ہے۔ میں On the floor of the House یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ ہاؤس کے Rules of Procedure میں یہ بات طے ہے کہ اگر کسی ایم پی اے کو کسی بیوروکریٹ یا کسی بھی آفیسر سے کوئی گلہ ہو کہ وہ ٹیلیفون نہ سنے، کسی کی جائز بات پر respond نہ کرے تو Rules of Procedure میں باقاعدہ ایک طریق کار دیا گیا ہے جس کے تحت ممبر کو باقاعدہ تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق ہے۔ میں on record یہ کہتا ہوں کہ پچھلے اڑھائی سالوں میں جتنے معزز ممبران خواہ ان کا تعلق حکومتی بنچوں، اپوزیشن بنچوں، پیپلز پارٹی یا مسلم لیگ (ن) سے تھا، جس ممبر نے بھی تحریک استحقاق پیش کی کہ فلاں آفیسر کو میں نے فون کیا اور اس نے میرا فون نہیں سنا یا اس نے میرے ساتھ فون پر بدتمیزی کی ہے تو تمام کی تمام تحاریک استحقاق یہاں سے accept ہو کر استحقاق کمیٹی کے سپرد ہوئی ہیں لیکن کوئی ممبر کمیٹی میں جا کر انہیں معاف کر دے تو پھر اس کا علاج نہ اس معزز ایوان کے پاس ہے نہ کسی اور کے پاس ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی صرف ایک بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر انہوں نے بات کی ہے تو ہماری بات بھی سنیں اور اس طرح سے یہ بحث نہ کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں بات کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ان کو بٹھائیں۔ انہوں نے جتنی دیر بات کی ہے ہم نے خاموشی کے ساتھ سنی ہے۔ ہمارے کچھ ممبران نے اٹھ کر جواب دینے کی کوشش کی تو میں نے ان کو بھی منع کیا ہے۔ بسراء صاحب کو اڑھائی سال ہو گئے ہیں، اگر یہ اتنے سستے ہو گئے ہیں اور ان کی اتنی بار بے عزتی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب رہنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بات کو on record آنے دیں۔ اگر ان کا اتنی بار کسی آفیسر نے ٹیلی فون نہیں سنا تو انہیں کس نے privilege motion دینے سے روکا۔۔۔

جناب سپیکر: میں پوچھتا ہوں، میں پوچھتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): دوسری بات یہ ہے کہ ان کے ضلع کے DPO سے انہیں معاملہ تھا تو ان سے پوچھیں کہ یہ میرے پاس آئے اور اس معاملے کو میں نے resolve کیا اور جیسے انہوں نے کہا اسی طرح سے ان کی direction پر عملدرآمد ہوا۔ یہ کہانیاں، یہ قصے، یہ تقاریر، یہ رشوتوں کے حوالے، یہ کوڑے کھانے اور تشدد برداشت کرنے کی بات کر رہے ہیں تو پچھلے پانچ سالوں میں ڈکٹیٹر شپ کے خلاف جدوجہد میں انہوں نے کتنی بار تشدد برداشت کیا ہے اور کتنی بار انہوں نے کوڑے کھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں دس دفعہ جیل میں گیا ہوں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اس بات کو چھوڑیں اور تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہاں پر تشدد برداشت کرنے والے لوگ بھی بیٹھے ہیں اور آپ تو صرف کہانی کے طور پر رنگ بھرنے کے طور پر کہتے ہیں کہ تشدد، آپ کو تو پتا ہی نہیں ہے کہ تشدد کیا چیز ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر رشوت پر بحث کرنی ہے اور اگر کرپشن پر بحث کرنی ہے تو پھر پنجاب ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان پر ہو گی اور جس دن یہ چاہیں یہ ٹائم رکھیں، limited time رکھیں گے، ہم بحث کے لئے تیار ہیں، ہم ہر سوال کا جواب دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! آپ تشریف رکھیں اور مجھے بتائیں کہ میری بات سنیں گے یا نہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ آپ پہلے میری بات سنیں۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! دیکھیں، اس معزز ایوان کی طرف سے تمام محکمہ جات کو ہدایات جاری ہو چکی ہیں کہ اگر کوئی بھی معزز ممبر کسی افسر کو ٹیلی فون کرتا ہے تو اس کا respond اسے کرنا چاہئے اور اس کے بارے میں اگر کسی صاحب کو کوئی شکایت ہے تو میں کس لئے بیٹھا ہوں۔ میں نے سب کو یہ ہدایت جاری کی ہے اور اگر آپ کا کوئی معاملہ ایسا ہے اور کوئی افسر آپ کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش نہیں آیا تو آپ کے پاس ایک privilege موجود ہے جسے آپ اس House میں لائیں اور اس کے بعد دیکھیں کہ ہم اس کا کیا کرتے ہیں۔ مجھے تو افسوس ہو رہا ہے کہ آپ نے ایسی بات کر دی ہے جو میرے خیال میں آپ کے House کے تقدس کو پامال کرنے والے کو معافی مشکل سے ملتی ہے اور تمام محکمہ جات کو یہ ہدایات جاری ہو چکی ہیں کہ کسی بھی افسر کے پاس کسی بھی معزز ممبر کا ٹیلی فون جائے گا تو اسے اس کا respond کرنا پڑے گا باقی بات وزیر اعلیٰ صاحب خود کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قائد ایوان (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ محترم بسراء صاحب اس ایوان کے انتہائی معزز ممبر ہیں اور میرے دل میں ان کا اتنا ہی احترام ہے جتنا باقی تمام ممبران کا ہے۔ انہوں نے آج اپنے ضلع کے حوالے سے ڈی پی او یا ڈی سی او کے بارے میں بات کی اور بہت جذباتی انداز میں شکایت کی تو میں ان کے جذبات کا بھی احترام کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں گوکہ محترم لاء منسٹر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور بسراء صاحب کو یقین دہانی کروائی ہے لیکن میں آپ کے توسط سے بسراء صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، ان کی انتظامیہ کے حوالے سے جو بھی شکایت ہے تو میں انہیں گزارش کروں گا کہ وہ کل تشریف لائیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی ان کی شکایت ہو گی اس کا انشاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بسراء صاحب نے رشوت کی بات کرتے ہوئے کہا کہ پولیس اور پنجاب میں رشوت ستانی کا بازار گرم ہے تو یقیناً رشوت محکموں میں لی جاتی ہے اور ماضی کے پچھلے دس سالوں میں اس ملک کے اندر رشوت کا جو بازار گرم ہوا، میں اس صوبے کی بات نہیں کر رہا اور رشوت کے جو انبار لگائے گئے وہ بدقسمتی سے ہماری تاریخ کا حصہ ہیں اور آج یہی وجہ ہے کہ جہاں پر غربت اور بے روزگاری کی دوسری وجوہات ہیں تو وہاں پر کرپشن اور لوٹ کھسوٹ نے اس ملک کے اندر غربت کو انتہا تک پہنچا دیا ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان اڑھائی سالوں میں رشوت کے خاتمہ کے لئے یا اس میں کمی لانے کے لئے میری حکومت نے اور ہماری حکومت نے کیا اقدامات کئے۔ اس ایوان میں اس کے اوپر آپ کوئی دن مقرر کر لیں تو میں تفصیل سے اپنی معروضات پیش کروں گا مگر فی الحال اس issue کو conclude کرنے کے لئے دو مثالیں عرض کروں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں حالیہ مہینوں میں اپنے کسی نجی دورے پر لندن میں تھا جو کہ چند ماہ پرانی بات ہے، وہاں پر "ڈان" اخبار کا تراشہ میں نے پڑھا جس میں لکھا تھا کہ فیصل آباد کے ایک ٹھیکے میں ٹھیکیدار اور متعلقہ لوگوں نے وہاں پر رشوت لی اور کاغذوں میں دو اڑھائی کروڑ روپے کے ٹھیکے کے پیسے لے لئے اور حقیقت میں یعنی اصل میں وہاں پر کوئی کام نہ ہوا۔ میں خود نمائی کے حوالے سے یہ بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں آپ کو بڑی عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ میں تین دن تک اس کیس کو لندن سے follow کرتا رہا۔ جب میں پاکستان واپس آیا تو جب تک وہ ٹھیکیدار اور متعلقہ لوگ گرفتار نہیں ہوئے میں چین سے نہیں بیٹھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

پورے پاکستان نے ان کی تصاویر اخبارات کے پہلے صفحے پر دیکھیں۔ میں اس حوالے سے زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں دوسری مثال آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ راجہ ریاض سینئر منسٹر میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور یہاں کابینہ کے قابل احترام ممبران بیٹھے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ میں جو لوٹ کھسوٹ ہوئی، میں ہر لوکل گورنمنٹ کے ضلع یا TMA کی بات نہیں

کرتا مگر جن میں ہوئی اس میں پاکستان کے آڈیٹر جنرل سے رپورٹیں بنوائی گئیں۔ یہ ادارہ ایک وفاقی ادارہ ہے یہ پنجاب کا ادارہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ایک ملحقہ ادارہ ہے اس میں بھی رپورٹیں تیار کی گئیں۔ یہ بات کوئی ایک سال پرانی ہے۔ پھر ان رپورٹوں کو جمع کر کے کیبنٹ میں بات کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ اس پر کارروائی کی جائے۔ آپ یقین کیجئے گا کہ اس میں ہمارا پولیٹیکل recomenization کا دور دور تک شائبہ نہیں تھا۔ صرف اور صرف یہی ایک بات پیش نظر تھی کہ اس قوم کی خون پسینے کی کمائی جو لوٹی گئی ہے اس کو واپس آنا چاہئے اور ہمیں لانا چاہئے جس کے لئے محترم بسراء صاحب نے بات کی کہ آٹھ سال جیلیں کاٹیں، سزائیں بھگتیں اور محترم رانا ثناء اللہ صاحب نے بھی بات کی کہ تشدد برداشت کیا۔ یہ وہ شخص تھا جن کی پشت پر کوڑے برسائے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ پیپلز پارٹی کے ورکروں اور لیڈر شپ نے بھی تشدد برداشت کیا، کوڑے کھائے، جیلیں کاٹیں اور جلاوطنیاں برداشت کیں۔ مسلم لیگ (ن) نے اس میں بھرپور حصہ لیا، صرف رانا ثناء اللہ ہی نہیں ہے بلکہ اس میں اور بھی بڑے جید محترم لوگ ہیں جنہوں نے کوڑے کھائے مگر انہوں نے اپنی وفاداریاں نہیں بدلیں۔ بس یہی سوال میرا آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی خدمت میں ہے کہ کیا ہم نے کوڑے، جیلیں اور جلاوطنیاں اس لئے برداشت کیں کہ یہ جو اربوں کھربوں روپے کی لوٹ کھسوٹ ہوئی، جب ہم نے مشترکہ فیصلہ کیا کہ یہ لوٹ کھسوٹ کا پیسا ان خائنوں کے پیٹوں سے نکال کر واپس عوام کی جھولی میں ڈالا جائے گا تو کس طریقے سے ان اقدامات کو روکا گیا اور کن ایوانوں میں روکا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں یہاں پر بات کروں اس لئے کہ پھر بات بہت دور تک نکل جائے گی۔ بس میں یہاں اس ایوان میں آپ کے توسط سے صرف اتنی عرض کروں گا کہ آیئے کرپشن، لوٹ کھسوٹ کے مسئلے پر اکٹھے بیٹھیں اور مجھے خود راجہ ریاض صاحب نے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔ بیٹھیں اور بیٹھ کر فیصلہ کریں۔ میں یہاں پر بڑی ذمہ داری سے عرض کرتا ہوں کہ جو فیصلہ ہم بیٹھ کر کریں اس پر پھر من وعن عمل ہونا چاہئے اور کسی کو اس میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان معروضات کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پھر معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی جو دلآزاری ہوئی ہے میں اس کا بھرپور نوٹس لوں گا اور انشاء اللہ کل ان سے

ملاقات کرکے جو بھی اقدامات کئے ہوں گے میں آپ کے نوٹس میں لے کر آؤں گا۔ آپ کا بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): ٹھیک ہے۔ لغاری صاحب! پہلے آپ بات کرلیں۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ راجہ صاحب! آپ کی بہت مہربانی۔ میری گزارش تھی کہ یہ ruling coalition کی دو جماعتیں ہیں جب ان کے کوئی مسائل ہوں تو بجائے ان کو اسمبلی کے floor پر لایا جائے بہتر ہے کہ جب ان کی ruling coalition party کی میٹنگ ہو تو وہاں ان issues کو زیر غور لایا جائے۔ بجائے چیف منسٹر صاحب یہاں کھڑے ہو کر ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں ان معاملات کو میٹنگوں میں حل کیا کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے محترم لغاری صاحب کی اس بات پر سخت اعتراض ہے۔ ٹھیک ہے، بات چاہے بیس جگہ پر ہو سکتی ہے لیکن یہ معزز ایوان basic forum ہے۔ اس معزز ایوان کا ممبر چاہے وہ ادھر بیٹھے یا ادھر بیٹھے اس کے بات کرنے کے حق کو آپ نہیں روک سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری خواہش تھی کہ چیف منسٹر صاحب یہاں بیٹھتے اور پھر میں ان سے یہ پوچھتا کیونکہ آج لوکل گورنمنٹ کا بل بھی آیا ہوا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کی کرپشن کے بارے میں اتنا زیادہ اخباروں میں لکھا گیا اور اشتہارات چھاپے گئے۔ لوکل گورنمنٹ میں disbursing officer کی اتھارٹی D.C.Os کے پاس ہوتی تھی اور وہ سارے D.C.Os آج بہترین جگہوں پر لگے ہوئے ہیں۔ اگر وہ اتنے کرپٹ اور اتنے خراب تھے تو آج ان کو کیوں apprised posting دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جب وہ ٹائم آئے گا پھر بات کرنا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کاش یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے منسٹر جواب دے دیتے۔ انگلیاں اٹھانا تو بہت آسان ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی شوکت بسراء صاحب نے جس طرف نشاندہی کی ہے میری خواہش تو تھی کہ وزیر اعلیٰ پنجاب ہاؤس میں ہوتے لیکن میرے قابل احترام بھائی محسن لغاری صاحب نے کہا کہ مجھے ٹائم دیا جائے تو میں خاموش ہو گیا۔ شوکت بسراء صاحب نے جس طرف نشاندہی کرنی چاہی اور وہ جو بات ہاؤس میں لانا چاہتے تھے دراصل وہ جذباتی ہو گئے تھے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ ہماری قیادت کا یہ حکم ہے کہ ہم نے تمام معاملات افہام و تفہیم سے چلانے ہیں اس لئے جو مشورہ ہمارے بھائی محسن لغاری صاحب نے دیا ہے اس مشورے پر عمل کرتے ہوئے ہم خاموشی سے بیٹھ کر یہ تمام چیزیں حل کر لیں گے۔ چونکہ یہ بات شروع ہوئی ہے تو میں اپنے لاء منسٹر رانا ثناء اللہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ جس چیز کی نشاندہی شوکت بسراء صاحب نے کی ہے وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے ضرور بات کریں۔ وہ تمام ایم پی ایز کو بٹھا کر اس پر تفصیلی بات کریں، اصل حقائق کو جاننے کی کوشش کریں اور اندھیرے میں نہ رہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اصل حقائق اس سے بالکل مختلف ہیں لیکن ہم بیٹھ کر اس پر کیبنٹ میں بھی اور میاں صاحب سے بھی بات کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو حل کریں گے۔ دوسرا جو میاں محمد شہباز شریف نے کرپشن کے حوالے سے بات کی ہے تو میں نے پہلے دن انہیں یہ یقین دلایا تھا، آج پھر اس ہاؤس کے سامنے پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے، یہاں میرے میڈیا کے بھائی موجود ہیں اور پورا ہاؤس یہاں موجود ہے میں یہ بات دعوے سے کہہ رہا ہوں کہ پچھلے اڑھائی سالوں میں پنجاب کابینہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے جو وزراء ہیں ان کے خلاف ایک آنے کا بھی سکینڈل سامنے نہیں آیا۔ انشاء اللہ ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہم اس میں میاں محمد شہباز شریف کے شانہ بشانہ ہیں، وہ جو بھی احتساب کریں، جو بھی لوگ جنہوں نے پچھلے دور میں لوٹا ہے، جنہوں نے لوٹ مار کی ہے وہ ان کے خلاف ایکشن کریں پاکستان پیپلز پارٹی ان کے شانہ بشانہ چلے گی اور میں اپوزیشن کو بھی دعوت دیتا ہوں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ہمارے بھی پوائنٹ آف آرڈر ہیں اور ہمیں ٹائم نہیں دے رہے۔۔۔

MR. SPEAKER: No cross talk. Please no cross talk.

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اپوزیشن کو بھی یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ کسی جگہ مناظرہ رکھ لیں اور اگر پاکستان پیپلز پارٹی کے پنجاب کے وزراء پر کسی قسم کا بھی چارج ہو تو وہ جہاں بلائیں، پریس کلب یا ریگل چوک پر مناظرہ رکھ لیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم وہاں جائیں گے اور سرخرو ہو کر آئیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ بہت مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سینئر منسٹر محترم راجہ صاحب نے جو بات کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی کی یہ پالیسی ہے کہ معاملات کو افہام و تفہیم سے چلایا جائے اور ان کا حل کیا جائے۔ میں ان کی اس بات پر ان کا اور ان کی پارٹی قیادت کا بھی نہ صرف شکریہ ادا کرتا ہوں بلکہ ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ ان کی بہت اچھی سوچ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک شوکت بسراء صاحب کی بات ہے تو وہ شوکت بسراء صاحب کی بات ہو یا کسی اور معزز ممبر کی بات ہو مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے کہ محترم راجہ ریاض صاحب نے ہمیشہ جو بھی معاملہ چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائے ہیں اس پر فوری طور پر کارروائی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جب چاہیں، جس وقت بھی چاہیں اور اگر اس قسم کی complaint پیدا ہوتی ہے یا وہ حالات جن کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کو صحیح طور پر ادراک ہونا چاہئے اور کسی غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے تو وہ جب بھی مناسب سمجھیں ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہماری راہنمائی کریں اور ہم اس مقصد کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی اس بات کی بھی تائید کرتا ہوں کہ پنجاب میں واقعی حکومتی سطح پر اڑھائی سالوں میں کرپشن کا کوئی scandal سامنے نہیں آیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ نے جو پیپلز پارٹی کے وزراء کی بات کی ہے آپ کی یہ بات بالکل درست ہے اور اگر آپ اس میں کابینہ کے باقی ممبران کو بھی شامل کر لیں تو یہ بات بھی درست ہے اور اتنی ہی درست ہے کہ اس کو پورا

میڈیا ہی تسلیم کرتا ہے لیکن محترم راجہ صاحب سے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حقیقت ہے یا نہیں ہے لیکن کاش! آج آپ یہاں پر کھڑے ہو کر یہ بات بھی کہنے کے قابل ہوتے کہ وفاقی وزراء کے خلاف بھی دو اڑھائی سال میں کوئی scandal سامنے نہیں آیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ کی بات کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ان کا معاملہ ہے، آپ اس بات کو چھوڑیں۔ ہم پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ کوئی یتیموں کی پارٹی نہیں ہے، یہاں پر ضرور بات ہو گی۔۔

جناب سپیکر: یہاں پر پنجاب کی بات ہو رہی ہے۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ہم نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے، ہمیں موقع دیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ہم آپ کے points بھی سنتے ہیں، آپ کا تو کام بنا بنایا ہے، آپ کو کیا ہو رہا ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی جو وفاقی حکومت ہے اس کے بارے میں انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ جو scandals آئے ہیں، میں عرض کروں گا کہ "جیو" ٹی وی کے ایک کامران خان ہیں اس نے پانچ سو اسی پروگرام کئے ہیں اور پانچ سو اسی پورے کے پورے پروگرام جناب آصف علی زرداری کو ٹارگٹ بنا کر کئے ہیں۔ اسی طرح انصار عباسی نے چار سو کچھ کالم لکھے اور اس نے ایک کالم صرف neutral لکھا باقی سارے کے سارے آصف علی زرداری کے خلاف لکھے۔ یہ میڈیا میں پاکستان کی جمہوری حکومت اور established کے خلاف جماعت اور پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف ایک organized پراپیگنڈہ ہے اور یہ وہ scandals ہیں جن کی میرے بھائی نشاندہی کر رہے تھے۔ یہ کامران خان جیسے لوگ پھیلا رہے ہیں جو انڈیا کے ایجنٹ ہیں اور وہ پاکستان میں جمہوریت کو چلنے نہیں دینا چاہتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں جمہوری ادارے کمزور ہوں، وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے سیاست دان دنیا میں کرپٹ مشہور ہوں، پاکستان کے سیاست دانوں کی دنیا میں عزت نہ ہو اور پاکستان کے سیاست دانوں کو باہر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے اس لئے جس طرح سے انڈیا نے دوسرے محکموں میں اپنے ایجنٹ کھڑے کئے ہیں اسی طرح سے کامران خان جیسے لوگ ہیں یہ میڈیا میں انڈیا کے ایجنٹ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب انڈیا کو جانے دیں، بہت مہربانی ہو گی۔۔۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ ایجنٹ ہماری وفاقی حکومت کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، یہ جمہوریت کو ختم کرنا چاہتے ہیں، جو جمہوری اداروں کو تباہ کرکے رات کو روز سوتے ہیں، جو رات کو عدالتیں لگواتے ہیں میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ تم اس جمہوریت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، تم صدر زرداری کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے جتنی مرضی کیچڑ اچھال لو تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب رہنے دیں، آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔۔۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم نے افہام وتفہیم کی سیاست کی قسم اٹھا رکھی ہے۔ عدالتیں اگر ہمیں صبح بلائیں گی تو ہم صبح جائیں گے، اگر دوپہر کو بلائیں گی تو ہم دوپہر کو جائیں گے، اگر شام کو بلائیں گی تو ہم شام کو جائیں گے اور اگر رات کو بلائیں گی تو ہم رات کو جائیں گے لیکن میں کامران خان کو کہنا چاہتا ہوں کہ تم جو ٹھیکیدار بنے ہوئے ہو، جو تم نے "جیو" میں زرداری صاحب کو ٹارگٹ کیا ہوا ہے، آؤ آج مجھ پر کیچڑ اچھالو، انشاء اللہ پاکستان پیپلز پارٹی کے جیالے، آپ ان پر جتنی مرضی الزام لگائیں اور سارے جیالوں پر کیچڑ اچھالو تمہارا مقابلہ کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میری بات سنیں!۔۔۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں کہ جتنا نشانہ میڈیا اور کامران خان اور "جیو" نے جناب آصف علی زرداری صدر پاکستان کو بنایا اور جس حوصلے اور ہمت کے ساتھ انہوں برداشت کیا میں اس پر اس ہاؤس کی طرف سے انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس حوصلے اور ہمت کا مظاہرہ کیا اس پر میں انہیں سلام پیش کرتا ہوں۔ یہ جو انڈیا کے ایجنٹ ہیں یا جو انڈین لابی جمہوری اداروں کے خلاف سازش کر رہی ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم مل کر افہام وتفہیم کے ساتھ اس ملک میں تمام اداروں کو مضبوط کریں گے اور جمہوریت کو مضبوط کریں گے۔

(اس مرحلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران کی طرف سے ایک زرداری سب پر بھاری کے نعرے)

جناب سپیکر: بھائی! یہ نعرہ بازی ایک side پر جاکر کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): چور چکاری ہائے زرداری۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ہمارے قائد کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے اور یہ اس پر معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: میں نے نہیں سنا۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ہمارے قائد کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں جب تک یہ ایوان میں معافی نہیں مانگیں گے ہم نہیں بیٹھیں گے اور ہم نے کبھی بھی ان کے قائدین کے متعلق غلط الفاظ نہیں کہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کچھ بات کا تو خیال کریں کیونکہ آپ اس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں اور اس قسم کی بات آپ کے منہ سے جچتی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب تک یہ ہاؤس میں معافی نہیں مانگیں گے ہم ہاؤس نہیں چلنے دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں! میں انہیں کہہ رہا ہوں کہ اس پر وہ معذرت کریں۔ معزز ممبر میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ ایسی باتوں سے اس ہاؤس کا ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں، میں انہیں کہہ رہا کہ وہ معذرت کریں۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم نے کبھی بھی اس ایوان میں ان کے قائدین کے بارے میں غلط الفاظ استعمال نہیں کئے اور یہ اپنے نازیبا الفاظ کی معافی مانگیں۔ جب تک یہ اس ایوان میں معافی نہیں مانگیں گے تو اس وقت تک ہم ہاؤس کو نہیں چلنے دیں گے۔ (قطع کلامیاں)

MR. SPEAKER: Order please, order please. I say order.

میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ خاموشی اختیار کریں، آپ اس بات کو ختم کریں۔ آپ تشریف رکھیں، میں اس بات کا نوٹس لے رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ ایک بڑے منجھے ہوئے انسان ہوتے ہوئے آپ نے اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کیا ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع تو دیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ایک ممبر کو بات تو کرنے دیں اس کے بعد میرا خیال ہے کہ آپ کو افسوس کے اظہار کی ضرورت نہیں رہے گی۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کیوں بول رہے ہیں، اب یہ آپ کو بتائیں گے کہ ہاؤس کس طرح چلانا ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، مغل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! آپ اس ماحول کے چشم دید گواہ ہیں۔ حالات اور صورتحال اس طرح کی پیدا ہوئی کہ ایک جذباتی سی کیفیت پیدا ہو گئی، سب دوستوں نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار بھرپور انداز میں کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ مجھ سے شاید تجاوز ہو گیا ہو جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں! بس ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ بہت دیر سے پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد اعجاز احمد خان: اب ایجنڈا شروع کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میرا بہت ہی relevant point of order ہے۔

جناب سپیکر: .No please آپ تشریف رکھیں۔ سُلجھے ہوئے طریقے سے سُلجھی ہوئی بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ توجہ دلاؤ نوٹس شروع کریں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو چلتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: میں لے رہا ہوں۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہوا ہے۔ یہاں اتنی دیر سے شکوہ اور جواب شکوہ چل رہے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب سے کہیں کہ ہماری بات بھی سُن لیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ بھائی بھائی جو ہیں پہلے یقین دہانی کراتے ہیں پھر لڑتے ہیں۔ یہ Tom & Jerry show بند کریں اور ہاؤس کا ٹائم ضائع مت کریں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، آپ کا شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 554 ہے۔ جی، پڑھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! شکریہ۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order please.

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ شیخوپورہ ڈکیتی کے دوران شہری کی ہلاکت اور تفصیلات کے بارے میں دلانا چاہتی ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 14۔اکتوبر 2010 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق شیخوپورہ لونا پارک کے رہائشی شمشاد کے گھر ڈاکوؤں نے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہاؤس کی proceedings نہیں چل سکتیں۔ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم point out ہو گیا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، محترمہ! بات کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! شکریہ۔ کورم بھی پورا ہے، تسلی بھی ہو گئی اور الیکشن کمیشن بھی نہیں گئیں۔

شیخوپورہ، ڈکیتی کے دوران شہری کی ہلاکت کی تفصیلات

محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 14۔اکتوبر 2010 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق شیخوپورہ لونا پارک کے رہائشی شمشاد کے گھر ڈاکوؤں نے گھس کر دوران ڈکیتی مزاحمت پر شدید زخمی کر دیا اور بعد ازاں وفات پا گیا اور ڈاکو پانچ لاکھ مالیت کی اشیاء اور رقم لوٹ کر لے گئے۔

(ب) اس کا مقدمہ کس تھانہ میں اور کن کن دفعات کے تحت درج ہوا، یہ مقدمہ کتنی تاخیر سے درج ہوا؟

(ج) آج تک کتنے ملزمان گرفتار ہوئے؟

(د) اگر کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس مقدمہ کی تفتیش کس کس پولیس ملازم نے کی؟

(و) کیا ڈی پی او متعلقہ، جو شیخوپورہ میں موجود ہیں انہوں نے اس کی تفتیش کی یا نہیں؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: .Order please, order please جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) اصل صورتحال یہ ہے کہ مورخہ 10-10-13 کو بوقت دو تین بجے رات چار کس نامعلوم ملزمان لونا پارک محلہ غریب آباد کے رہائشی شمشاد کے گھر چھت کے ذریعے داخل ہوئے اور شمشاد علی کو ڈنڈوں سے زخمی کر کے اس سے موبائل فون اور ملحقہ دکان سے نقدی 32 ہزار روپے اور سگریٹ کے پیکٹ چھین کر فرار ہو گئے۔ مضروب شمشاد علی اس روز ہسپتال سے علاج معالجہ کے بعد فارغ ہو کر گھر واپس آ گیا اور اس کے فوت ہونے کے متعلق جو اخبار میں خبر تھی یہ بالکل غلط ہے وہ خیریت سے ہے اور ڈی پی او شیخوپورہ آج جب اس سوال کا جواب دینے آئے تو انہوں نے خود اس کو بلا کر اس کے ساتھ ملاقات بھی کی ہے تاکہ اس میں کوئی ابہام نہ رہے۔

(ب) وقوعہ کی رپورٹ موصول ہونے پر اسی روز بلا تاخیر مقدمہ نمبر 1034/2010 مورخہ 13-10-2010 بجرم 394 ت پ تھانہ سٹی بی ڈویژن شیخوپورہ درج کر لیا گیا ہے۔ اندراج مقدمہ میں کوئی تاخیر نہ ہوئی۔

(ج) مقدمہ نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوا ہے اور دوران تفتیش گردونواح کے مشتبہ افراد کے کوائف حاصل کئے گئے ہیں اور تین سابقہ ریکارڈ یافتگان کو مقدمہ ہذا میں شامل تفتیش کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور موبائل نمبر بھی trace کر لیا گیا ہے۔ انشاء اللہ جلد ملزمان کا سراغ لگا کر مقدمہ کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔ اس میں جو موبائل فون استعمال ہوا تھا اس کی تفصیل late ملی ہیں یعنی آج موصول ہوئی ہیں تو انشاء اللہ اس پر working کے بعد یہ مقدمہ sort out ہو جائے گا۔

(د) نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج ہوا جس کو trace کرنے کی بھرپور کوشش ہو رہی ہے۔

(ہ،و) مقدمہ کے درج ہونے پر تفتیش کے لئے محمد نواز ایس آئی کو مامور کیا گیا ہے جس کے علاوہ منظور احمد انسپکٹر ایس ایچ او طارق ظفر ڈی ایس پی سٹی سرکل شیخوپورہ نے موقع پر مقدمہ کی تفتیش کی ہے۔ ایس پی انوسٹی گیشن supervise کر رہے ہیں اور ڈی پی او صاحب بھی اس مقدمے کو ذاتی طور پر دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ ساجدہ میر!

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! وزیر قانون اس بات کی وضاحت کر دیں کہ ایس پی انوسٹی گیشن اس تفتیش کو کتنے عرصہ میں مکمل کر لیں گے؟ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس میں کیونکہ موبائل نمبرز trace ہو گئے ہیں اس لئے hopefully within a week انشاء اللہ اس مقدمہ کے ملزمان گرفتار ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

لاہور، گڑھی شاہو میں ڈکیتی کے دوران دو افراد کے قتل کی تفصیلات

555 **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 15-اکتوبر 2010 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق گڑھی شاہو لاہور میں ڈاکوؤں نے دوران ڈکیتی باپ اور بیٹے کو قتل کر دیا اور لاکھوں روپے کی اشیاء اور نقدی لوٹ لی، مقتولین کے نام بتائیں؟

(ب) اس سلسلہ میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

(ج) اس کا مقدمہ کس تھانہ میں درج ہوا؟

(د) اس میں کتنے افراد کو شامل تفتیش کیا گیا، کیا کوئی گرفتاری باضابطہ عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) جی ہاں! مدعی انعام اللہ نے درخواست دی ہے کہ اس کے بھائی سیف اللہ کے گھر بوقت شب چار کس نامعلوم مسلح افراد داخل ہوئے اس کے بھائی سیف اللہ اور اس کے والد محمد نذیر کے گلے چھری سے کاٹ کر قتل کر دیا اور جاتے ہوئے گھر سے نقدی طلائی زیورات اور موبائل فون چھین کر فرار ہو گئے۔

(ب) اس سلسلہ میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر 615/10 مورخہ 10-10-15 بجرم 302,392 ت پ تھانہ مصری شاہ لاہور درج کر لیا گیا ہے۔ مقتولین کی لاش کا پوسٹ مارٹم کروایا۔ لاش ہائے بغرض کفن دفن ان کے ورثاء کے حوالے کی گئی۔ مقتولین کے معدہ کے مواد کا تجزیہ بھی کروایا گیا ہے اور مقتولین کے موبائل فون کے ریکارڈ کے حصول کے لئے بھی تحرک کیا گیا ہے۔ سر دست اس واقعہ کو واردات کا رنگ دینا معلوم ہوتا ہے جبکہ وقوعہ کسی ذاتی رنجش کا شاخسانہ لگتا ہے۔ مضبوط شہادت موصول ہونے پر مقدمہ کو حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

(ج) اس وقوعہ کا مقدمہ تھانہ مصری شاہ لاہور میں درج ہوا ہے۔

(د) سر دست اس واقعہ کو واردات کا رنگ دینا معلوم ہوتا ہے جبکہ وقوعہ کسی ذاتی رنجش کا شاخسانہ لگتا ہے۔ مضبوط شہادت آنے پر مقدمہ کو حقائق کے مطابق یکسو کیا جائے گا۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ابھی تھوڑی دیر پہلے جناب شوکت بسراء صاحب جو بات کر رہے تھے میں ان سے بالکل agree کرتی ہوں۔ ڈی پی او تو بہت بڑی بات ہے، ہسپتالوں کے ایم ایس بھی فون سننا تو دور کی بات وہ ویسے بھی ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: میرے نوٹس میں لے آئیں۔

محترمہ سیمل کامران: دوسری میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں House میں جب کوئی چھوٹی سی بات ہوتی ہے تو سب لوگ اس بات کو اس طرح سے خراب کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ میرے نوٹس میں لائیں یا پھر تحریک استحقاق پیش کریں۔ ایسے بات نہیں ہوگی۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔ جب آپ کو اجازت ہی نہیں ملی تو کیوں بول رہی ہیں ؟ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ مجھے پتا ہے جہاں سے آپ بولیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! ایک منٹ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ کل تقریباً ساڑھے چھ بجے کوٹ دینہ ناتھ کے قریب ایک ٹرک الٹ گیا جس میں سامان لوڈ تھا، اس کا wheel کھل گیا۔ اس کھڑے ہوئے اور گرے ہوئے ٹرک کے پیچھے ایک سرکاری گاڑی آکر لگی اور وہ ایس ایس پی صاحب کی گاڑی تھی۔ ان کا نام میں آپ کے ریکارڈ میں لانا چاہتی ہوں کیونکہ وہ بے چارے کنڈیکٹر اور ڈرائیور کو تھانے میں لے گئے ہیں، اس چوکی کا انچارج کہہ رہا ہے کہ آپ ہمیں پیسے دیں پھر ہم آپ کو چھوڑیں گے کیونکہ یہ ایس ایس پی صاحب کی گاڑی کا نقصان ہوا ہے اور وہ ایس ایس پی منظر عباس صاحب کی گاڑی ہے۔ میں آپ کے توسط سے رانا صاحب کی خدمت میں گزارش کرتی ہوں کہ وہ اس کنڈیکٹر اور ڈرائیور جو already مرے ہوئے ہیں۔ ان کی دادرسی کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کے نوٹس میں آگیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! وہ کنڈیکٹر اور ڈرائیور جو پہلے ہی وہاں پر مرے پڑے ہیں ان کو اور نہ ماریں اور چوکی انچارج سے request کر کے ان کو وہاں سے release کروائیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی بس اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، تحریک استحقاق لینے دیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی۔

پوائنٹ آف آرڈر

سپریم کورٹ بار کے صدر کی جانب سے اسمبلیوں اور معزز ممبران کے خلاف نازیبا زبان استعمال کرنے پر مشترکہ قرارداد لانے کا مطالبہ

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ صاحب، نیازی صاحب اور اگر چیمہ صاحب مہربانی کریں تو، پرسوں سپریم کورٹ بار کے صدر قاضی انور صاحب نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ ان اسمبلیوں سے ہم تصحیح کروائیں جو کرپٹ لوگ ہیں، جعل ساز ہیں اور چور ہیں، یہ بے شک ریکارڈ نکال لیں۔ میری اس ہاؤس کی تمام جماعتوں سے گزارش ہے کہ انہوں نے اسمبلیوں کے معزز ممبران کے خلاف جو الفاظ استعمال کئے ہیں اس پر ان کے خلاف متفقہ قرارداد لائی جائے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، علی حیدر نور خان نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! پرسوں سپریم کورٹ بار کے صدر قاضی انور صاحب کی تقریر تمام ٹی وی چینلز پر سُنی گئی جس میں انہوں نے یہ کہا کہ یہ اسمبلیاں چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں پر

مبنی ہیں۔ ہم تمام ممبران کی طرف سے اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اس ملک میں جو عدلیہ آزاد ہوئی ہم اس عدلیہ کی آزادی کے supporters ہیں، ہم اس ملک میں Rule of Law کو support کرتے ہیں اور ہم ان لوگوں کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ وہ صرف وہ لوگ نہیں تھے جو اس ملک میں عدلیہ کی آزادی کے لئے سڑکوں کے اوپر آئے۔ وکلاء کے ساتھ ساتھ میڈیا اور سیاستدانوں کا بھی اس ملک میں عدلیہ کی آزادی اور Rule of Law کے لئے بہت بڑا کردار ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کالی بھیڑوں سے جو وکلاء کے اندر، وکلاء بھی ہمارے بھائی ہیں، میڈیا والے بھی ہمارے بھائی ہیں لیکن وکلاء کے اندر اس قاضی انور جیسی کالی بھیڑیں بیٹھ کر اس ملک میں جمہوریت کے خلاف جو سازشیں کر رہی ہیں، میں اس کالی بھیڑ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے کردار سے سارا پاکستان واقف ہے اور یہ اسمبلیاں اس ملک کے اٹھارہ کروڑ لوگوں کی نمائندہ اسمبلیاں ہیں۔ اس ملک میں بیٹھے ہوئے نمائندے اس ملک کے اٹھارہ کروڑ عوام کے نمائندے ہیں اور اگر آج کے بعد اس طرح کی زبان کسی شخص نے استعمال کی تو ہم اُسے اُسی کی زبان میں جواب دینا جانتے ہیں۔ میں یہ لاء منسٹر صاحب سے بھی request کروں گا کہ اس کے خلاف اس کی مذمت کے لئے ایک مشترکہ قرارداد اسمبلی میں لائی جائے تاکہ یہ message بھی ملے کہ اگر کوئی اس طرح ہمیں گالیاں دے تو ہم خاموش بیٹھنے والے نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو بات میرے محترم بھائی سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب نے کی ہے، ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بطور ادارہ چاہے وہ پارلیمنٹ ہو، بار کا ادارہ ہو، بنچ ہو، عدلیہ ہو، بطور ادارہ کسی بھی ادارے کو condemn کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ جو institutions ہیں یہ اس ملک کی جمہوریت کی بنیاد ہیں۔ اگر کسی بھی ادارے کا فرد کسی دوسرے ادارے کے فرد کے خلاف اس قسم کی بات کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بات قابل مذمت ہے۔ جس آدمی نے یہ بات کی ہے اس کی ذات کی حد تک یہ بات کریں تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔ راجہ صاحب نے قاضی انور صاحب کے متعلق بات کی ہے لیکن مجھے ابھی ابھی یہ information ملی ہے اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی یہ خبر چل رہی ہے کہ بابر اعوان صاحب انہیں دس لاکھ روپے کا چیک پیش کر رہے ہیں۔ کیا انہوں نے جو کل تقریر کی ہے اس پر بطور انعام یہ دس لاکھ کا چیک پیش کیا گیا ہے؟ راجہ صاحب اس خبر کی تصدیق کر لیں اگر یہ خبر غلط ہے تو پھر ٹھیک ہے لیکن اگر یہ خبر صحیح ہے تو پھر مذمت میں ان دونوں کا ذکر ہونا چاہئے کہ انہوں نے یہ چیک کس بنیاد پر دیا ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں محترم بھائی رانا ثناء اللہ صاحب کی بات سے بالکل متفق ہوں کہ ہمیں اداروں کے خلاف بات نہیں کرنی چاہئے۔ اگر بابر اعوان صاحب نے وہ رقم ان کے ذاتی اکاؤنٹ میں دی ہے تو پھر یہ جو حکم کریں گے میں تسلیم کروں گا لیکن اگر انہوں نے یہ رقم بار کو دی ہے تو پھر وہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اداروں کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں ذاتی اکاؤنٹ کی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بابر اعوان صاحب بطور protest نائب صدر کو بلا کر یہ چیک دیتے اور اس بات پر resentment show کرتے کہ اس آدمی نے ایک دن پہلے یہ بات کیوں کی ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ابھی رانا ثناء اللہ صاحب نے بات کی ہے کہ ہمیں اداروں کو نہیں چھیڑنا چاہئے۔ سپریم کورٹ بار ایک ادارہ ہے۔ ہم تو قاضی انور کی ذات کی بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے یہ زبان استعمال کی ہے کہ یہ چور، ڈاکو اور لٹیرے ہیں اس میں تمام ممبران آتے ہیں، چاہے وہ وفاقی ہیں یا صوبائی، اگر انہوں نے یہ برداشت کرنا ہے تو پھر ہم خاموش ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ آپس میں بیٹھ کر اس بارے میں کوئی مشورہ کر لیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! اس شخص نے چاہے دس لاکھ روپے ادارے کے لئے لئے ہیں لیکن اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب چور ہیں، ڈاکو ہیں اور لٹیرے ہیں تو پھر ایسے شخص کو چور ڈاکوؤں سے دس دس لاکھ روپے لینے بھی نہیں چاہئیں تھے۔ ہمیں اس چیز کو seriously لینا چاہئے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وکلاء بھی ہمارے بھائی ہیں اور میڈیا والے بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ہم قاضی انور کے اس بیان کی بات کر رہے ہیں اور میرے خیال میں تمام پارٹیوں کی طرف سے اس بارے میں کوئی مذمتی بیان جاری کرنا چاہئے تھا تاکہ کل کو کوئی اور شخص اس قسم کی زبان استعمال نہ کرے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز احمد خان صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ بڑا سنجیدہ معاملہ ہے۔ میں ریکارڈ کی درستی کر دوں کہ قاضی انور نے ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ انہوں نے بطور صدر سپریم کورٹ بار یہ بات کی ہے۔ میں خود اس بار کا

ممبر ہوں انہوں نے اتنی غیر ذمہ دارانہ اور افسوسناک بات کی ہے جس پر ہمارے سر شرمندگی سے جھکے ہیں۔ہم اداروں کے بارے میں اس قسم کی گمراہ کن اور غیر سنجیدہ بات کی مذمت کرتے ہیں لیکن اگر ہم formally کوئی قرارداد لے کر آئے تو پھر جس غیر سنجیدگی کا مظاہرہ صدر سپریم کورٹ بار نے کیا ہے ہم بھی اس میں شامل ہوں گے۔معزز ایوان کے سامنے میری گزارش ہے کہ یہاں پر سب پارٹیوں کے ممبران نے مذمت کی ہے اور پورا ایوان اس کی مذمت کرتا ہے لیکن اس پر formally قرارداد لانے کی ضرورت نہیں ہے۔پارلیمنٹ اس ملک کا بڑا ادارہ ہے،ان کے اس بیان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب! جانے دیں۔خدا کے لئے مجھے آگے چلنے دیں۔آپ کیا کرتے ہیں؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں بات مکمل کر لوں گا۔یہاں پر ایک مسئلے کو point out کیا گیا اس کا جواب آیا لیکن مجھے اس کا انتہائی افسوس ہے کہ جناب بابر اعوان صاحب جو بارز میں چیک بانٹتے پھر رہے ہیں جس قوم کے لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، جس قوم کے بچوں کے پاؤں میں جوتی نہیں ہے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: آپ کے پاس بہت سارے forum ہیں لیکن اس کو یہاں discuss نہ کریں پلیز آپ بیٹھیں ۔سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی تحریک استحقاق پڑھی گئی تھی آج اس کا جواب آنا تھا۔

ڈی ڈی او (آر) وہاڑی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی سردار خالد سلیم بھٹی صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس میں انہوں نے جو مسئلہ discuss کیا ہے یہ privilege کا نہیں بنتا۔یہ معاملہ لوکل ایڈمنسٹریشن کے ساتھ ڈویلپمنٹ سکیموں کا ہے، یہ میرے پاس تشریف لے آئیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔مجھے ان کی بات سننے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں ان کا مسئلہ resolve کروا دیتا ہوں یا پھر یہ question کی صورت میں لے آئیں چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ:

The schemes were discussed and approved unanimously with the condition and schemes will be completed with the consent of the concerned MPA.

کسی جگہ پر بھی یہ کوئی قانون ہے نہ rule ہے بلکہ یہ mutual understanding ہے کہ ممبران کی mutual consent کے ساتھ یہ چیزیں ہوتی ہیں لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ privilege کا معاملہ نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: کچھ باتیں off the record ہوتی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ میرے پاس آئیں ان کا معاملہ resolve کروا دیتے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! یہ مجلس استحقاق کے سپرد کی جائے۔ وہ تو صلح کے لئے بار بار میرے پاس آ رہا ہے کہ مجھے معاف کر دیں۔ ڈی سی او صاحب بھی مجھے مجبور کر رہے ہیں اور ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی یہی بات کی ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر نے یہ لکھا ہے کہ "جس پر اس نے انتہائی بدتمیزی سے جواب دیا کہ آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے پوچھنے والے میں نے ہمیشہ اپنی مرضی کی ہے اور میں کسی کمیٹی کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا، جاؤ جا کر میری ڈی سی او سے شکایت کر دو" میں رانا صاحب سے کہوں گا کہ مہربانی کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دراصل یہ معاملہ ڈویلپمنٹ سکیم کا ہے لیکن اگر معزز ممبر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انہوں نے ان کے ساتھ misbehave کیا ہے تو پھر ٹھیک ہے اس point کو thrash out کرنے کے لئے آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ! آپ کی تحریک استحقاق پڑھی گئی تھی؟

سیکرٹری سکولز کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

(---جاری)

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! alreadyیہ تحریک استحقاق moveہو چکی ہے، آج اس کا جواب آنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 33 بھی کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق سید حسن مرتضیٰ صاحب کی طرف سے ہے، وہ نہیں ہیں؟ انہوں نے مجھے بتایا نہیں کہ وہ کیوں نہیں آئے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! آپ اپنی discretionary powers استعمال کرتے ہوئے اسے pending فرما دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دونوں طرف ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔ اگر ممبر غیر حاضر ہو اور اس کی prior intimation نہ ہو تو Chair کا یہی طریق کار ہے کہ آپ dispose of کرتے ہیں۔ اگر آپ اس طرف کی dispose of نہیں کریں گے تو پھر دوسری طرف بھی کرنا مناسب نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔ ویسے آپ نے یہ زبردستی dispose of کروائی ہے۔

رائے محمد شاہجہاں خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں استحقاق کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بغیر کسی لکھے پڑھے کے استحقاق کے حوالے سے کوئی بات نہیں سنی جائے گی۔

رائے محمد شاہجہاں خان: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔آپ لکھ پڑھ کر لائیں۔ایسے نہیں۔

رائے محمد شاہجہاں خان: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔اب اجلاس کل بروز منگل 19۔اکتوبر 2010 بوقت صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔